Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 58

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور

شمارہ 15

شرح چندہ: سالانہ 300 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن، بذریعہ بحری ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

12 ربیع الثانی 1429 ہجری، 9 شہادت 1388 ہش، 9 اپریل 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

ایک مومنہ اور ایک مومن کے لئے ترقی دنیاوی آسائشوں کا نام نہیں ہے۔ ترقی ننگے لباس میں نہیں ہے ترقی بے پردگی میں نہیں ہے۔ ترقی مرد اور عورت کی بے حجابیوں میں نہیں ہے بلکہ ترقی اللہ تعالیٰ کی رضا سے وابستہ ہے اور یہی دائمی ترقی ہے۔

دنیاوی میڈیا پر آنے والی دنیاداری کی باتیں آپ کی توجہ جذب کرنے والی نہ ہوں نہ ہی ان دنیاداروں کے فیشن اور دنیا پرستی آپ کو متاثر کرنے والی بن سکے کیونکہ جس انقلاب کی آپ باتیں کرتی ہیں اس کا ان لوگوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں جو دنیادار ہیں۔

______ (جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب)

ہمارے نزدیک موجودہ زمانے کا جہاد انسان کی اپنی تربیت اور روحانی ترقی ہے۔ اصل جہاد برائی کو ختم کرنا ہے۔ انسان کی خدمت کرنا اصل جہاد ہے۔

خلافت سے محبت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم اس تعلیم پر عمل پیرا ہوں جو مسیح موعودؑ نے پیش کی ہے وہ تعلیم یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں، نفرت کی دیواریں گرادیں اور محبت وشفقت کی خوشبو کو دنیا میں پھیلائیں۔

______ (جرمنی اور یورپ کے مختلف ممالک سے آنے والے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں اور مختلف وفود سے خطاب میں جہاد سے متعلق اسلامی تعلیم کا تذکرہ)

لجنہ و ناصرات میں تقسیم ایوارڈز و سندات

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

تسلسل کے لئے دیکھیں بدر 22 جنوری 2009ء

23 اگست 2008ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

لجنہ سے خطاب

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔ دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جہاں خواتین نے والہانہ نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اس اجلاس کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ عظمیٰ یعقوب صاحبہ نے کی اور اس کا اُردو ترجمہ زوباریہ احمد صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ع

حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی

مکرمہ شوکت احمد صاحبہ نے پیش کیا۔

تقسیم ایوارڈ و سندات

نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو ایوارڈ عطا فرمائے اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے طالبات کو گولڈ میڈل پہنائے۔ درج ذیل 19 طالبات نے یہ ایوارڈ اور گولڈ میڈل حاصل کئے۔

شگفتہ پروین محمود صاحبہ، نورین عظمیٰ صاحبہ، نائلہ شازی صاحبہ، Zaqra Uhlmann صاحبہ، عنبر چوہدری صاحبہ، امینہ شاہد صاحبہ، عطیۃ الخبیر خان صاحبہ، حنا ظفر صاحبہ، شمیلہ بھٹی ظفر صاحبہ، Samira Dewa Adeil صاحبہ، نصرت قریشی صاحبہ، انیقہ رفیق شیخ صاحبہ، مہ پارہ سلطان صاحبہ، قرۃ العین جنجوعہ صاحبہ، Anna Bashir صاحبہ، ماریہ ملک صاحبہ، عائشہ چوہدری صاحبہ، طیبہ یونس صاحبہ، انعم احمد صاحبہ۔

بعد ازاں صد سالہ خلافت جوبلی کے ایک پروگرام کے تحت "خلافت" کے موضوع پر مقالہ لکھنے کے مقابلہ میں اوّل دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ اور ناصرات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات اور انعام عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ جرمنی میں سے امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ نے پہلی، صائمہ بھٹی صاحبہ نے دوسری اور منزہ سلیم صاحبہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ ناصرات الاحمدیہ جرمنی میں سے عزیزہ سائرہ احمد نے پہلی، سلمیٰ احسان الحق نے دوسری اور Amara احمد صاحبہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

تقسیم انعامات کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج کل کے ترقی یافتہ دور میں جب انسان ہر میدان میں ترقی کررہا ہے رابطوں کی آسانی میں بھی روز بروز ترقی ہورہی ہے۔ وہ رابطے، چاہے وہ سفروں کی سہولت کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے کے لئے ہوں۔ ٹیلیفون، فیکس، ای میل، انٹرنیٹ کی وجہ سے ہوں یا ٹی وی اور دوسرے میڈیا کے ذریعہ سے اور اس ترقی کی وجہ سے آپس میں آسان اور قریبی تعلقات کی وجہ سے، ان

جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رابطوں کی وجہ سے ایشیا، افریقہ اور جزائر میں بیٹھا ہوا ایک انسان جو اتنا ترقی یافتہ یا مالی اعتبار سے اس قابل نہیں کہ تمام سہولیات سے جو انسان نے اپنے آرام کے لئے بنائی ہیں اور جو یہاں ان ملکوں میں میسر ہیں ان سے فائدہ اٹھا سکے یا ان کا مکمل طور پر اسے تصرف ہو لیکن ٹی وی، ریڈیو اور دوسرے ذرائع سے ان آسانیوں کو جانتا ہے جو یورپ اور امریکہ کے ممالک میں، ان مغربی ممالک میں اکثریت کو میسر ہیں۔ ان مغربی ممالک کے کلچر سے ٹی وی اور دوسرے میڈیا کے ذریعہ سے کسی بھی غریب ملک کے دور دراز علاقے میں سے قریبی شہر میں بھی کبھی کبھار جاتا ہو، اگر یہ ذرائع اسے اس کے گاؤں میں میسر ہوں واقف ہو جاتا ہے۔ اور یہ مغربی ممالک کی جو ترقیاں ہیں ان کے نظارے ہر کوئی دیکھ رہا ہے۔ آج کل سیٹلائٹ نے یہ کام بہت زیادہ آسان کر دیا کہ ہزاروں میل کے دُور دراز علاقوں میں بھی دوسرے ممالک میں بیٹھا ہوا انسان یہ تمام نظارے آرام سے دیکھ لیتا ہے جو آپ لوگ ان شہروں میں رہتے ہوئے دیکھتے ہیں اور فطرتاً انسان کی، ایسی چیز دیکھ کر جو اس کو بھائے یا اس کے لئے خوشی کا یا تفریح کا سامان بہم پہنچائے اس کی طرف ایک خاص شوق سے توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس شوق میں اکثریت یہ بھول جاتی ہے کہ جو پروگرام بھی وہ ٹی وی پر دیکھتے اور سنتے ہیں، ہر پروگرام جو ہے وہ ترقی کی منازل کی طرف لے جانے والا نہیں ہوتا۔

باوجود عقل رکھنے کے اور بینا نظر کے ہر چمکتی ہوئی چیز کو بعض لوگ سونا سمجھنے لگ جاتے ہیں اور پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ دُور دراز علاقوں میں، ان غریب ملکوں میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی بے چینی اور Frustration کا شکار ہو رہے ہوتے ہیں۔ ان چیزوں کو دیکھ دیکھ کر شہروں کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں کہ شاید ہمارے ملکوں میں، ان شہروں میں یہ چیزیں مل جائیں تب بھی بے چینیاں دور نہیں ہوتیں کیونکہ غریب ملکوں میں یہ میسر نہیں پھر غریب ملکوں کے لوگ مغرب کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں، دولت کمانے کے لئے، پیسہ کمانے کے لئے اور دنیا دار جو ہے اس کو تو یہی خواہش ہوتی ہے کہ دنیاوی چیزوں کا جس قدر وہ حصول کر سکے کرے۔ ان کو حاصل کرنے کی جس قدر کوشش ہو سکتی ہو وہ کرے اور اس کے لئے دنیا میں لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل کے میڈیا نے اس خواہش کو، اس چمک کو، اس لالچ کو اور بھی زیادہ بھڑکا دیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ آسانیاں حاصل کی جائیں اور دولت کمائی جائے اور ان ایجادات سے فائدہ اٹھایا جائے، ان سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا اکثر لوگ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے اپنے اصل مقصد کو بھول جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اس مقصد کو یاد رکھنے والے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے اکثر مرد و خواتین ان مغربی ممالک میں اس لئے آئے ہیں اور آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان سے آنے والے کہ ان کے ملک میں ان کے لئے حالات مشکل بنا دیئے گئے۔ قدم قدم پر مخالفت ہے اور خوف ہے۔ بعض جگہ کاروباری لوگ مخالفت کی وجہ سے پریشان ہیں۔ بعض جگہ ملازمت پیشہ لوگ جماعتی مخالفت کی وجہ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ بعض جگہ بچے سکول جانے کی وجہ سے خوفزدہ ہیں، ان میں چھوٹی کلاسوں کے بچے بھی شامل ہیں اور بڑی کلاسوں کے بچے بھی شامل ہیں حتّٰی کہ گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک میڈیکل کالج کے بچوں کو بھی بڑی ذہنی اذیت دی گئی اور ذہنی اذیت کا نشانہ بنایا گیا اور پھر الزام لگا کر کالج سے نکال دیا گیا۔ تحقیق پر غلط الزام ثابت ہوا۔ بہر حال یہ ایک علیحدہ چیز ہے لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان سے آنے والے احمدی جو مغربی ممالک میں آتے ہیں وہ اس وجہ سے آتے ہیں کہ اپنے ملک میں ان کو بعض قسم کی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گویا کہ دین کی خاطر ان کو جو تکلیف دی جا رہی ہے ان کی یہ ہجرت بھی دین کی خاطر ہے تو احمدی یہاں جو مغربی ممالک میں آئے ہیں ان کی اکثریت مذہبی دہشت گردی سے متاثر ہو کر ملک سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوتی ہے اور جرمنی میں رہنے والے اکثر تو وہ لوگ ہیں جو جماعت کی بنیاد پر اسائیلم لینے میں کامیاب ہوئے ہیں اور گزشتہ تیس پینتیس سال سے یہاں مختلف وقتوں میں لوگ آتے رہے ہیں اور اب تک آ رہے ہیں جو یہاں لمبے عرصے سے رہ رہے ہیں۔ وہ یہاں کے ماحول کا حصہ بن چکے ہیں۔ کچھ یہاں جو نئی نسلیں پیدا ہوئی ہیں پاکستانیوں کی وہ اس ماحول کا حصہ بن چکی ہیں۔ ان میں نوجوان لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ نوجوان لڑکے بھی شامل ہیں۔ یہاں کا رہن سہن، یہاں کا اٹھنا بیٹھنا بعض کی زندگیوں کا حصہ بن گیا ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ کسی بھی ملک میں یا قوم میں جائیں تو اس میں سموئے جا کر ہی ایک ملک کے شہری ہونے کا کردار صحیح طور پر ادا ہو سکتا ہے لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ ملک کے شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کرنا، ملک کی بہتری کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کو استعمال کرنا، جس ملک میں گئے ہیں وہاں کی زبان سیکھنا بہت ضروری اور قابل تعریف اور قابل ستائش ہے۔ لیکن ایک احمدی کو اپنی مذہبی روایات کا پاس رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے مغربی ممالک میں آزادی کے نام پر جو اخلاقی قدروں کی پامالی ہو رہی ہے اس کا ملک کی ترقی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اب کوئی بتائے کہ کلبوں میں جا کر مرد اور عورت کا ناچنا اور پھر نیم عریاں ہو کر تمام دنیا کے سامنے بے حیاؤں کی طرح ناچنا کس طرح ملک کی ترقی میں کوئی کردار ادا کر رہا ہے۔ شراب خانوں میں شراب پینا اور بدمست ہو کر بیہودہ حرکتیں کرنا یا نشے میں سڑکوں میں نالیوں پر گرے پڑے ہونا یہ کون سی ملک اور قوم کی خدمت ہے اور پھر آزادی کے نام پر بیشمار نئی نئی باتیں عجیب عجیب قسم کی حرکتیں ان ملکوں میں رائج ہو رہی ہیں یہ سب چیزیں انسان کو خدا سے دور لے جانے والی باتیں ہیں اور ملک کی ترقی کے بجائے ملک کو نقصان پہنچانے والی ہیں جس کا ابھی تو ان قوموں کو احساس نہیں ہو رہا لیکن ایک وقت آئے گا جب ان کو احساس ہوگا کہ شخصی آزادی کے نام پر جو اخلاق سوز حرکات ان میں ہو رہی ہیں یہ ان کے لئے من حیث القوم بھی اور انفرادی طور پر بھی نقصان دہ ثابت ہوں گی جس کا احساس بعض لوگوں کو ہونا بھی شروع ہو گیا ہے اور سکون کی تلاش میں جو حقیقی سکون ہے اس کے لئے یہ لوگ پھر مذہب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے مقامی لوگ ان مغربی ممالک میں احمدیت سے متعارف ہوتے ہیں اور احمدیت قبول کرتے ہیں اور اس نام نہاد آزادی سے بچ رہے ہیں اور دور ہٹ رہے ہیں ان میں پڑھے لکھے مرد و خواتین بھی ہیں اور یہاں تو عموماً اکثریت پڑھے لکھوں کی ہے وہ جانتے ہیں کہ ہماری بقا اس آزادی میں نہیں ہے جو ظاہری آزادی ہے بلکہ ہماری بقا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں ہے اور اس آزادی میں ہے جس کی تعریف مذہب نے کی ہے۔ کئی ایک نے میرے سامنے اس بات کا اظہار بھی کیا ہے تو اگر کوئی یہاں یہ سمجھتا ہے کہ یہ لوگ بڑے آزاد ہیں اور ہمیں بھی آزاد ہونا چاہئے تو اس کو بھی اپنی اصلاح کر لینی چاہئے کیونکہ یہ آزادی ان لوگوں کو بھی ایک وقت میں تباہی کی طرف لے جانے والی ہوگی اگر گہرائی میں جا کر دیکھیں تو اصل میں جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا اس آزادی نے ان لوگوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے اخلاقی گراوٹ کی بھی انتہا ہو رہی ہے بلکہ بعض معاملات میں اخلاق کے معیار ہی بدل گئے ہیں جسم کے ننگ اور پبلک جگہ پر اپنے بعض جذبات کا اظہار اسے شخصی آزادی سمجھا جاتا ہے جبکہ درحقیقت یہ اخلاقی گراوٹیں ہیں اور خدا سے دُور لے جانے والی چیزیں ہیں جو کہ کوئی بھی سعید فطرت برداشت نہیں کر سکتا۔

پس ان ملکوں میں رہتے ہوئے ان باتوں سے بچنا ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا آپ یہاں آئے ہیں مذہبی دہشت گردی کا شکار ہونے کی وجہ سے۔ آپ کو یہاں کی حکومتوں نے پناہ دی ہے آپ کی مذہبی آزادی سلب ہونے کی وجہ سے۔ پس یہ ذمہ داری ہے آپ لوگوں کی کہ اس کا احساس دل میں پیدا کریں کہ ہر چیز یہاں کی آزادی کو اپنانا یا ہر بات کو اپنانا ضروری نہیں ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ نہ صرف ان چیزوں سے اپنے دین کی حفاظت کے لئے بچنا ضروری ہے بلکہ احمدیت اور اسلام کے پیغام کو ان لوگوں تک پہنچانے کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان تمام اخلاقی برائیوں اور دنیا کی ہوا و ہوس سے اگر نہ بچیں گے تو اپنا دین بھی خراب کریں گے اور اپنے مقصد کو بھی ضائع کریں گے۔ جب ان سے بچیں گے تو تبھی خدا تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوگی اور تبھی وہ فرق ظاہر کر سکیں گے جو ایک خدا کے عابد بندے اور ایک دنیادار میں ہوتا ہے۔ تبھی ہم ان قوموں کو ان کی پیدائش کی غرض سے آگاہ کر سکیں گے اور تبھی ہم انہیں خدا کے قریب لانے والے بن سکیں گے۔ پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ظاہری دنیاوی آزادیاں، آزادیاں نہیں نہ ہی ان سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ اطمینان قلب کے لئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ضروری ہے نہ کہ دنیاوی ہوا و ہوس میں ڈوب جانا۔ اس بارے میں خدا تعالیٰ نے بڑے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد: آیت 29) پس جان لو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کا صرف دعویٰ نہیں ہے بلکہ حقیقی اطمینان ہے ہی خدا تعالیٰ کے ذکر میں۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ تفریح کے لئے آزادی ہونی چاہئے یہ کیا کہ ہر وقت سنجیدہ ماحول میں رہے اور ہر وقت سنجیدگی طاری رہے ماحول پر اور انسان بالکل خشک بن جائے تو ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بیشک تفریح ہو۔ بڑی ضروری چیز ہے تفریح بھی لیکن حدود کے اندر رہتے ہوئے جو تفریح جو کھیل جو خوشی اللہ تعالیٰ کی یاد کو بھلا دے وہ حقیقی خوشی نہیں ہے وہ کبھی اطمینان قلب کا باعث نہیں بن سکتی وہ اس نمکین پانی کی طرح ہے جو حلق سے اتر کر پیاس بجھانے کے بجائے حلق کو خشک کر کے اور پیاس کو بھڑکاتا ہے اور اگر انسان بے عقلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس پانی کو پیتا چلا جائے تو یہی پانی اسے موت کی وادی میں لے جاتا ہے جبکہ یہ پانی ہی ہے جو زندگی اور نمو کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ پانی ہی ہے جو جب بارش کی شکل میں اترتا ہے تو زمینوں کو سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔ یہ پانی ہی ہے جو انسان کے لئے بلکہ ہر جانور کے لئے خوراک پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے یہ پانی ہی ہے جو ہر جاندار کو نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ دنیاوی ہوا و ہوس کے پانی کو زندگی کی بحالی کا ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ اطمینان قلب کے لئے اپنی روحانی زندگی کے لئے اپنی بقا کے لئے روحانی پانی کی ضرورت ہے ہر ایک کو۔ اور روحانی پانی اترتا ہے خدا تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے سے۔ پس یہاں رہنے والے یہ نہ سمجھیں کہ مغرب کی آزادی سکون قلب کا ذریعہ ہے۔ اس میں سوائے بے چینی کے اور کچھ نہیں۔ یہاں رہنے والی بعض عورتیں اور بچیاں خیال کرتی ہیں اسی طرح نوجوان لڑکے اور مرد بھی کہ ہمارے پر جماعتی طور پر جو بعض پابندیاں عائد ہوتی ہیں اس سے ہماری آزادی سلب ہو رہی ہے۔ جبکہ اگر وہ گہرائی میں جا کر دیکھیں تو احساس ہو کہ آزادی سلب نہیں ہو رہی بلکہ حقیقی آزادی کے معیار قائم ہو رہے ہیں۔ جو بعض اِکّا دُکّا نوجوان لڑکے لڑکیاں اس ماحول سے متاثر ہوتے ہیں اور آزادی کے حصول کے لئے بعض دفعہ ماں باپ کے گھروں سے بھی چلے جاتے ہیں آخر کسی نہ کسی وقت انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم نے غلطی کی آزادی کے نام پر ہم نے اپنے آپ کو آگ کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے پھر ندامت اور شرم کے احساس سے جماعت سے دوبارہ رجوع کرتے ہیں۔

پس ہمیشہ ایک مومنہ اور ایک مومن کو کسی بھی چیز کے اختیار کرنے سے پہلے گہرائی میں جا کر اس کے نفع و نقصان کو دیکھنا چاہئے اور صرف دنیاوی نفع و نقصان نہیں بلکہ دینی اور روحانی نفع دیکھیں کیا ہے اپنی زندگی کے مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ ٹی وی چینلز اور دوسرے میڈیا کا بے جا استعمال جو ہے وہ خرابی پیدا کرتا ہے اس کا استعمال صرف اس حد تک کریں جو آپ کے علمی معیار کو بڑھانے والا ہو یا ہلکی پھلکی تفریح کے لئے ہو اسی طرح ان ملکوں میں رہتے ہوئے خاص طور پر نوجوان لڑکیاں اور لڑکے اس حد تک فیشن کو نہ اپنائیں جو حیا کی حدود کو توڑتا ہو۔ وہی فیشن اپنائیں جو حیا کی حدود کے اندر ہو۔ خاص طور پر لڑکیاں ایسے فیشن کریں جو حیا کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہوں جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہو ان میں اور دوسروں میں فرق نظر آتا ہو۔ بعض لڑکیاں کہہ دیتی ہیں کہ ہم نے سر ڈھانک لیا ہے اور یہ کافی ہے لیکن سر اس طرح نہیں ڈھانکا ہوتا جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔ بال صاف نظر آ رہے ہوتے ہیں آدھا سر ڈھکا ہوتا ہے آدھا ننگا ہوتا ہے گریبان تک نظر آ رہا ہوتا ہے کوٹ اگر پہنا ہوا ہے تو کہنیوں تک بازو ننگے ہوتے ہیں۔ گھٹنوں سے اوپر کوٹ ہوتے ہیں تو یہ نہ ہی ایک احمدی لڑکی اور عورت کی حیا ہے اور نہ ہی یہ ایک احمدی عورت کی آزادی کی حد ہے بلکہ اس ذریعہ سے اس طرح کی حرکتیں کر کے اپنی حیا پر الزام لا رہی ہوتی ہیں اور بحیثیت احمدی اپنی آزادی کی حدود کو بھی توڑ رہی ہوتی ہیں۔ پس ہمیشہ ایک احمدی عورت کو جس کا ایک تقدس ہے

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت ﷺ سے قربت کا وہ رشتہ ہے جو سب سے بلند ہے

جنت اصل میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگئی تو وہی ایک مومن کے لئے جنت ہے

وہ احمدی جو اچھی طرح نظام جماعت میں پروئے گئے ہیں قربانیوں کی عظیم الشان مثالیں قائم کرتے ہیں

وقف جدید کے 52 ویں سال کا اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے 31 لاکھ 75 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے جو کہ گزشتہ سال کی وصولی سے ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 9؍جنوری 2008ء بمطابق 9؍صلح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج کا مضمون شروع کرنے سے پہلے میں گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ گو کہ کافی تعداد نے بلکہ اکثریت نے میرے گزشتہ خطبہ سے اس بات کو سمجھ لیا ہوگا۔ جماعتی لٹریچر میں بھی اس کا ذکر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ درود شریف کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام اور تعلق۔ بعض لوگوں نے سوال اٹھایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بدرجہ اولیٰ آنحضرت ﷺ کی آل میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ احادیث میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے مسیح ومہدی کے بڑے مقام اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیار کے انداز کا ذکر بھی ملتا ہے۔ سوال کرنے والے کی یہ سوچ بالکل ٹھیک ہے بیشک آنحضرت ﷺ کے اس روحانی فرزند کے بارہ میں آپ ﷺ کے اپنے الفاظ سے اس کی وضاحت ملتی ہے لیکن کیونکہ مَیں محرم کے حوالے سے باتیں کر رہا تھا اس لئے شیعہ حضرات اور سنی حضرات کے نظریات تک محدود رہا اور اس لحاظ سے ان کو توجہ دلائی کہ محرم میں اگر یہ دونوں اس بات کو سمجھ لیں کہ ہم اُمّت مسلمہ ہیں اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد پیش نظر رہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے تو ایک دوسرے کے خلاف کینے اور بغض اور مار دھاڑ اور قتل وغارت کی بجائے آپس میں پیار و محبت کی فضا جنم لے۔ ایک دوسرے کے خون کی حفاظت اور مسلمان ہونے کی نشانی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ کَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرَّمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ (صحیح مسلم۔ باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا الله جز 1 صفحہ 119)۔ فرمایا کہ جس نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان اور مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ کہہ کر فرمایا کہ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس سے کیا سلوک کرنا ہے۔ یہ اسلام میں ایک دوسرے کے لئے خون کی حفاظت ہے اور جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ دیا چاہے اس نے جان کے خوف سے ہی کہا، اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے بعد تم نے اس کا خون کیا تو تم اس کی جگہ پر ہوگے اور وہ تمہاری جگہ پر ہوگا۔

پس ایک مسلمان کے خون کی یہ حفاظت ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی اور اگر کلمہ کی اہمیت اور درود شریف کی اہمیت کا تمام مسلمانوں کو احساس ہو جائے تو محرم کے دنوں میں آج کل جو یہ حرکتیں ہوتی ہیں یہ کبھی نہ ہوں۔ لیکن مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس بات کو نہیں سمجھتے اور گزشتہ دنوں کی اخباروں میں جو خبریں آتی رہی ہیں وہ اس بات کی شاہد ہیں کہ جو باتیں مَیں نے مسلمانوں کے حوالے سے اس محرم کے مہینے کے بارے میں کہی تھیں کہ شیعہ سنی ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں، ان دنوں یعنی محرم میں خاص طور پر صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ بہرحال یہ تو ان لوگوں کے فعل ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو نہیں مانا، آنحضرت ﷺ کے اس روحانی فرزند کو نہیں مانا جس کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب وہ ظاہر ہو تو خواہ گھٹنوں کے بل برف کی سلوں پر چل کر جانا پڑے تو تب بھی جانا اور اسے میرا اسلام کہنا۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام ہے۔ اسی طرح اور بہت سی احادیث ہیں جن سے آنے والے مسیح سے آنحضرت ﷺ کے خاص پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت ﷺ سے قربت کا وہ رشتہ ہے جو سب سے بلند ہے۔

گزشتہ خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس رویاء کا مَیں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت فاطمۃ الزہرہؓ نے آپؑ کا سر اپنی گود میں ایک ماں کی طرح رکھ لیا تھا جبکہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کی پیاری بیٹی کا خاندان بھی سارا وہاں موجود تھا تو یہ اس طرف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کی آل میں شامل ہو چکے ہیں اور پھر آپ کو یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب ایک دفعہ آپ شدید بیمار ہوئے (دعویٰ سے پہلے کا ذکر ہے)۔ تو جو دعا سکھائی گئی اور الہاماً بتائی گئی اس میں دُرود شامل تھا اور شفاء کے لئے کہا گیا کہ اس کو کرو اور وہ یہ تھا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اس الہام میں بھی علیٰ کے صلہ کے بغیر آل محمد کا ذکر ہے۔ یہ ذکر فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو آنحضرت ﷺ کے قریب کر دیا۔ ہمارے نزدیک تو آپؑ آنحضرت ﷺ کی آل میں سب سے قریب ترین ہیں۔ کیونکہ حضورؐ نے آپؑ کو براہ راست شامل فرما دیا۔ پس چاہے غیر اس کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہ راست اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی آنحضرت ﷺ کی آل میں شامل ہیں، خود آنحضرت ﷺ نے شامل فرمایا ہے، جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ مقام اس عشق و محبت کی وجہ سے آپ کو ملا جو آپ کو آنحضرت ﷺ سے تھا۔ یہ مقام آپؑ کو اس محبت کے نتیجہ میں

ملا جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیج کر آپؐ نے حاصل کیا اور جو آپ کو اس سے محبت تھی۔

پس اس حوالے سے آج جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ جب مسلمانوں میں بھی آپس میں رنجشیں اور دوریاں نظر آ رہی ہیں تو درود بھیجیں اور بہت درود بھیجیں۔ کیونکہ ہم زمانے کے اس امام کو ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست آنحضرت ﷺ کی آل میں شامل فرمایا ہے۔ مسلمانوں کے جو اپنے ذاتی مفاد ہیں ان کا حال تو ہم آج کل دیکھ ہی رہے ہیں۔ جبکہ فلسطین پر اسرائیل کی ظالمانہ بمباری کے باوجود مسلمان ممالک نے احتجاجاً بھی پُر اثر آواز نہیں اٹھائی۔ اِکّا دُکّا آوازیں اُٹھتی ہیں اور وہ بھی نرم زبان میں، بلکہ ہلکی آواز میں۔ ان کے مقابلہ میں یہاں مغرب میں بعض عیسائی تنظیموں نے بھی اور اشخاص نے بھی زیادہ زور سے اسرائیل کے ردّعمل پہ اظہار کیا ہے۔ اسرائیل نے جو بمبارمنٹ کی ہے اور جو مستقل کر رہے ہیں اور جو جنگ جاری ہے، اس پہ ان کا ردّعمل مسلمان ملکوں کی نسبت زیادہ پُرزور ہے۔ پس جب عمومی طور پر یہ مسلمان ممالک بے حس ہو گئے ہیں ہمارا فرض بنتا ہے کہ درود اور دعاؤں سے مسلمانوں کی مدد کریں۔

پس مَیں دوبارہ یہی کہتا ہوں کہ دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیں کیونکہ ہم جو مسیح محمدیؐ کے ماننے والے ہیں، ہمارا ہتھیار اور سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں فرمایا ہے کہ اسی سے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی فتح ہونی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا، آج کا جو دوسرا مضمون ہے اب اس طرف آتا ہوں۔ سب جانتے ہیں کہ جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ پہ وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور گزشتہ سال کی قربانیوں کا مختصر ذکر بھی پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس ضمن میں رپورٹ پیش کرنے سے پہلے اس بارہ میں کچھ عرض کروں گا ایک مومن کا کیا کام ہے، کس طرح اس کو قربانیاں کرنی چاہئیں، انفاق فی سبیل اللہ کیا ہے، ہمارے عمل کیا ہونے چاہئیں؟ قرآن کریم میں سورۃ حدید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (الحدید:19) یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے مال میں اللہ کو قرضہ حسنہ دیا ان کا مال ان کے لئے بڑھایا جائے گا اور انہیں عزت والا بدلہ دیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی ایک جگہ وضاحت کی ہے کہ خدا تعالیٰ کو تو تمہارے روپے پیسے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس نے خود ہی اپنے پر فرض کر لیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو تو وہ اس کو قرضہ حسنہ سمجھ کر لوٹائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے پیار کا اظہار ہے کہ باوجود غنی ہونے کے جس کو کسی انسان کے پیسے کی کوئی احتیاج یا حاجت نہیں ہے لیکن جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مجھ پر قرض ہے اور مَیں اسے لوٹاؤں گا۔ ایسے قرض لینے والوں کی طرح نہیں جو قرض تو لے لیتے ہیں اور واپس کرنا بھول جاتے ہیں۔ اللہ کہتا ہے کہ مَیں وہ لوٹاؤں گا۔ پس مالی قربانی چاہے وہ کسی بھی رنگ میں ہو، خدا تعالیٰ اس کی قدر کرتا ہے۔ جب دین کی اشاعت کے لئے مالی قربانی کی جا رہی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر پذیرائی حاصل کرنے والی ہوتی ہے کہ اس کے بارہ میں انسان سوچ بھی نہیں سکتا، اس کا احاطہ نہیں کر سکتا بشرطیکہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور اس زمانے میں جب دنیا، دنیاوی اور مادی خواہشات کے پیچھے لگی ہوئی ہے، قربانی کرنے والے یقیناً اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کر کے اللہ تعالیٰ سے بہترین شکل میں اس قرض کے بدلے وصول کرنے والے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جو صرف پرانے قصے ہیں، یا کہانیاں ہیں یا پرانے قصوں میں واقعات ہوا کرتے تھے یا ہم نے قرآن شریف میں پڑھ لیا ہے، اس کا تجربہ نہیں ہے بلکہ اس زمانے میں بھی ہم میں سے کئی ہیں جو اس بات کو مشاہدہ کرتے آئے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں۔ پس یہ بھی اُن انعاموں میں سے ایک انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد ایک احمدی کو ملا۔ اور اس بات پر احمدی اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور یہ ایک احمدی کی شکر گزاری ہی ہے کہ باوجود نامساعد حالات کے ہر سال احمدی کی قربانی کی مثالیں روشن تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اس سال ساری دنیا میں جو اکنامک کرائسز (Economic Crises) ہوا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں احمدی پیچھے نہیں ہٹے۔ ایک احمدی یہ پرواہ نہیں کرتا کہ میرا گزارا کس طرح ہو گا۔ فکر ہے تو یہ کہ ہمارے چندے کا وعدہ پورا ہو جائے۔ جبکہ دوسروں کا کیا حال ہے اس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ حدید میں ہی ایک اور اگلی آیت میں کھینچا ہے اور ساتھ ہی اس میں مومنوں کو یہ بھی وارننگ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں کبھی سستی نہ دکھانا۔ چاہے وہ عبادات ہیں یا مالی قربانیاں ہیں یا دوسرے فرائض ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر فرض کئے گئے ہیں۔ کیونکہ حقیقی زندگی وہی ہے جو آخرت کی زندگی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا۔ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (الحدید:21) کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا یہ زندگی اُس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے اور پھر تو اُس فصل کو سبز ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی ہے جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔

پس آج ہم دنیا پر نظر پھیریں تو اسلام کی تعلیم کے مطابق حقیقی رنگ میں اگر کوئی جماعت من حیث الجماعت خرچ کر رہی ہے تو جماعت احمدیہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتی ہے یا قربانیاں دیتی ہے۔ باقی دنیا اگر کچھ کر بھی رہی ہے تو بہت معمولی۔ اور ہر ایک کھیل کود اور نفس کی خواہشات کی تکمیل میں لگا ہوا ہے۔ بہت ساری بدعات اور رسومات نے مسلمانوں میں راہ پالی ہے۔ جو دنیاوی رسومات ہیں شادی بیاہ ہیں، ان پر دکھاوے کے لئے بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔

اس بارہ میں مَیں جماعت کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ بعض اوقات احمدیوں کی طرف سے احمدیوں کے بارے میں بھی شکایات آ جاتی ہیں۔ اس زمانہ کے امام کو مان کر اگر ہم بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنے ماحول کے پیچھے چلتے رہے اور اس مقصد کو بھول گئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا مقصد ہے تو پھر ہم میں سے وہ لوگ جو یہ مقصد بھول رہے ہیں انہیں لوگوں میں شمار ہوں گے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور یہ ایسا ذریعہ ہے جو انسان کی پیدائش کے اعلیٰ مقصد کو بھلا دے۔ اور اگر زمانے کے امام کو ماننے کے بعد بھی ہم میں مال اور اولاد اور دنیاداری کا فخر رہے اور عبادتوں اور قربانیوں کو ہم بھول جائیں تو اللہ تعالیٰ نے جو اَجْرِ کریم فرمایا ہے، اس کے حقدار بھی نہیں ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مال تو تمہیں مَیں نے دے دیا اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ مال اور دولت جمع کر کے صرف اپنی بڑائی کا اظہار کرتے ہو یا واقعتاً اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو اجر عظیم پاؤ گے، اجر کریم پاؤ گے، ایک معزز اجر پاؤ گے۔ اگر نہیں تو یہ دنیاوی مال ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں ہے۔ یہ تو اس فصل کی طرح ہے جو سرسبز ہو، لہلہاتی ہوئی ہو تو بہت اچھی لگتی ہے اور اس فصل کو دیکھ کر اس کا مالک اس پر بہت سی امیدیں رکھتا ہے۔ مستقبل کی خواہشات پوری کرنے کے منصوبے بنا رہا ہوتا ہے لیکن جب وہ پکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طوفان آئے، بارش آئے، آندھی آئے اسے بکھیر دیتا ہے اور مالک کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ پس اس مثال سے ایک مومن کو بھی سمجھایا کہ تم دنیاوی چیزوں کے پیچھے نہ پڑو جن کا انجام مایوسی کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے اور جو خدا کو یاد نہیں رکھتے، بالکل بھول گئے، ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ذکر کیا ہے۔ پس مومن کو کہا کہ تمہارا کام خدا تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کی کوشش ہونا چاہئے اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے۔ ورنہ یہ دنیا جتنی بھی خوبصورت لگے اس کے ساز و سامان، اس کا مال جتنا بھی دل کو لبھائیں انجام اس کا دھوکہ ہی ہے، ناکامی ہی ہے۔ پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الحدید:22) کہ اپنے ربّ کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

پس مومن کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے ربّ کی مغفرت کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس جنت کو حاصل کرنے والے اور اس کے وارث ٹھہرتے ہیں جو اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی

صورت میں نظر آتی ہے اور اگلے جہان میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ایک مومن کے لئے مقدر کی ہے جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر کام اور فعل کرتا ہے۔ مومن ایک ایسی جنت کا وارث بنتا ہے جو زمینی بھی ہے اور آسمانی بھی۔ اس دنیا میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتے دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی خوش ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

مجھے بیسیوں خطوط آتے ہیں جو اپنی مالی قربانی کے ذکر کے بعد یہ بتاتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اس قربانی کے بعد سکینت پیدا کی۔ کس طرح ان کے مال میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی۔ کس طرح ان کی اولاد کی طرف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ تو یہ اس دنیا کی جنت ہی ہے جو ایک مومن کو ملتی ہے۔ جس کے نظارے ایک مومن دیکھتا ہے اور پھر جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے مومن اس دنیا میں دیکھتا ہے تو آخرت کی جنت پر یقین مزید مضبوط ہوتا ہے۔ تبھی تو گزشتہ دنوں مجھے کسی جگہ کے سیکرٹری مال نے لکھا کہ ایک صاحب 2/جنوری کو میرے پاس آئے کہ آج وقف جدید کے اوپر خطبہ آئے گا تو یہ میرا وعدہ ہے گزشتہ سال سے اتنا بڑھا کر پیش کر رہا ہوں اور پہلی رسید تم میری کاٹنا۔ تو یہ شوق بھی اسی لئے ہے کہ ان کو یقین ہے کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔ تو یہ جو ایمان ہے، یقین ہے یہ اس سے مضبوط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں جو دے گا اس کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہاں یہ بات کہہ کر کہ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ یہ نکتہ بھی بیان فرما دیا کہ مومن کے لئے جنت کی وسعت زمین و آسمان کی وسعت جتنی ہے۔ یعنی اس کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے اور جنت کیا ہے۔ پہلی آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ جنت اگر زمین و آسمان تک پھیلی ہوئی ہے۔ پوری کائنات کو ہی اس نے گھیرا ہوا ہے تو پھر دوزخ کہاں ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دن ہوتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل باب حدیث رسول قیصر الی رسول اللہ ﷺ جزو 34 صفحہ 31)

یعنی جنت اور دوزخ کوئی دو جگہیں نہیں ہیں بلکہ دو حالتیں ہیں۔ خدا کو بھولنے والوں کو جہاں دوزخ نظر آئے گی وہیں نیک اعمال والے جنت کے نظارے کر رہے ہوں گے۔ رخ اور زاویہ بدل جانے سے اس کی حالت مختلف ہو جائے گی۔ جس طرح آج کل بعض تصویریں ہوتی ہیں ذرا سا اینگل بدلتے ہیں تو ڈائمینشن چینج ہو جاتی ہے۔

پس ایک مومن خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول پر نظر رکھتے ہوئے جہاں جنت کا وارث بنتا ہے وہاں غیر مومن اور صرف دنیا پہ نظر رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر اپنی عاقبت خراب کر رہا ہوتا ہے۔ پس جنت اصل میں جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گئی تو وہی ایک مومن کے لئے جنت ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ کے لئے اس کے حصول کی کوشش کی طرف متوجہ رکھے ہماری عبادتیں اور ہماری قربانیاں اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ کہہ کر ہماری توجہ اس طرف پھیری کہ بے شک جنت ان لوگوں کے لئے ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتا ہے اور وہ اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جنہوں نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو مانا جن کا اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور ہوا۔ تو وہیں یہ بھی سمجھایا کہ اس فضل کو مستقل رکھنے کے لئے اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنا۔ اسی لئے دوسری جگہ یہ دعا بھی سکھائی کہ ایمان کی مضبوطی کے لئے اور اعمال پہ قائم رہنے کے لئے یہ دعا بھی کرتے رہو کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران 9) ۔ اب ایمان اور ہدایت کے بعد اے اللہ تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا۔ کبھی ہمیں یہ خیال نہ آئے کہ ہم بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں۔ کبھی دنیا کی چمک دمک ہمیں راستے سے ہٹانے والی نہ بن جائے۔ کبھی یہ خیال نہ آئے کہ جماعت کے متفرق چندے ہیں، ہمارے پہ ایک بوجھ ہے۔ ہمیشہ یہ سوچ رہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں ہمیں اللہ تعالیٰ پہلوں سے ملاتے ہوئے اپنے دین کی خاطر قربانیوں کی توفیق دے رہا ہے۔ یہ فضل عظیم جو ہم پر ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ نسلاً بعد نسلٍ قائم رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ”چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو“۔

(البدر جلد2 نمبر26 ۔ صفحہ 201-202 مورخہ 7/جولائی 1903)

آج کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر وہ احمدی جو اچھی طرح نظام جماعت میں پروئے گئے ہیں قربانیوں کی عظیم الشان مثالیں قائم کرتے ہیں، بعضوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ لیکن دنیا میں اکثر جگہ نئے شامل ہونے والوں میں سے، نومبائعین کی مالی قربانی کی طرف توجہ نہیں اور ان کو شامل نہیں کیا گیا، کوشش نہیں کی گئی جس طرح کوشش کی جانی چاہئے تھی۔ اور یہ بھی میرے نزدیک جماعتی نظام کی کمزوری ہے۔ اگر نظام جماعت شروع دن سے کوشش کرتا تو کچھ نہ کچھ چاہے ٹوکن کے طور پر ہی لیں، قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے تھی۔ جہاں کوشش ہوئی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے نتیجے نکلے ہیں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں پر ان کی کسی نیکی کی وجہ سے یہ فضل فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا۔ اب اس فضل کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بناتے ہوئے اور عبادات کے ساتھ اپنے ایمان میں ترقی کی بھی انتہائی ضرورت ہے۔

اس طرح بچوں کو بھی زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے کسی نہ کسی چندے کی تحریک میں ضرور شامل کرنا چاہئے اور اس کے لئے میں نے گزشتہ سال کہا تھا کہ وقف جدید میں بچوں کو زیادہ شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ جماعتوں کو بھی اور والدین کو بھی اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ کوشش اور تعاون کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود مشکل حالات کے جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی ہے۔ اگر ایک جماعت نے کچھ سستی دکھائی ہے تو دوسری جماعت نے اس کی کمی کو پورا کر دیا۔ لیکن اگر جماعتیں مزید توجہ کریں تو جو اعداد و شمار سامنے آئے ہیں اس سے لگتا ہے کہ اس میں خاص طور پر شاملین کی تعداد کے لحاظ سے مزید گنجائش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کیا جائے۔ چاہے وہ معمولی رقم دیں کیونکہ اس سے ہم ایمان میں ترقی کے مقصد کو حاصل کرتے ہیں۔

اب میں وقف جدید کے حوالے سے کچھ اعداد و شمار پیش کروں گا۔ گزشتہ سال جو گزر گیا وہ 51واں سال تھا اور اب 52واں سال شروع ہو گیا۔ اس میں تمام دنیا کی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر 31لاکھ 75ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی ہے جو کہ گزشتہ سال کی وصولی سے ساڑھے سات لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ اور ہمیشہ کی طرح دنیا بھر کی جماعتوں میں پاکستان اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی پوزیشن پہ ہے۔ وقف جدید کے چندہ دہندگان میں پاکستان نے اس سال 10ہزار نئے چندہ دینے والوں کا اضافہ کیا ہے۔ پاکستان کی اکثریت غریب ہے۔ اور ان پہ بھی وہی مثال صادق آتی ہے جس کا ایک حدیث میں ذکر آتا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ پوچھا کس طرح؟ فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم چندہ دے دیا جب تحریک کی گئی اور دوسرے کے پاس لاکھوں درہم تھے اس نے اس میں سے ایک لاکھ درہم دیا گو کہ اس نے زیادہ رقم دی لیکن قربانی کے لحاظ سے وہ ایک درہم بڑھ گیا۔

(مسند احمد بن حنبل ۔ باقی مسند المکثرین ۔ حدیث نمبر 8573)

اسی طرح پاکستان میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے۔ اسی طرح افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو بہت سارے ایسے ہیں جن کے پاس معمولی رقم ہوتی ہے اس میں سے چندہ دے کر قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ وہ کس طرح چندہ دیتے ہیں اور کس طرح پھر گزارا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

بہترین اجر عطا فرمائے۔

امریکہ دوسرے نمبر پر ہے۔انہوں نے گو تعداد میں 256 کا اضافہ کیا ہے لیکن ان کی وصولی گزشتہ سال سے بھی تقریباً 80 ہزار کم ہے۔شاید ڈالر کی قدر میں کمی کی وجہ سے کم ہو گئے ہوں گے۔تو اب ان کے شامل ہونے والوں کی کل تعداد 8 ہزار 276 ہے۔

یورپ اور امریکہ وغیرہ امیر ممالک کے وقف جدید کے یہ چندے انڈیا اور افریقہ کے ممالک میں مساجد مشن ہاؤس اور لٹریچر اور دوسری جماعتی اخراجات پر خرچ ہوتے ہیں۔اس لئے ان ملکوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ رقم کے لحاظ سے بھی اضافہ ہو اور تعداد کا جو اضافہ ہے یہ تو بہر حال ضروری ہے ہی۔مَیں نے ناصرات اور اطفال کو توجہ دلائی تھی، میرے خیال میں یہ 256 کا جو اضافہ ہوا ہے یہ ناصرات اور اطفال کی کوشش ہے، جماعت کی کوشش نہیں ہے۔بہر حال یہ خوش آئند چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ آنے والی نسلوں میں یا چھوٹے بچوں میں مالی قربانی کی روح پیدا ہو رہی ہے۔

تیسرے نمبر پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ ہے۔انہوں نے بھی (یعنی آپ نے جو سامنے بیٹھ ہوئے ہیں) اس سال 86 ہزار پاؤنڈ زیادہ ادائیگی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں کی تعداد میں بھی 1382 کا اضافہ ہوا ہے اور کل چندہ دہندگان کی تعداد 14 ہزار 519 ہو گئی ہے۔ماشاء اللہ برطانیہ کی جماعت بھی اب آگے بڑھنے والوں میں شامل ہے اور تیزی سے آگے بڑھنے والوں میں شامل ہے۔یہ تعداد ایک تو جرمنی سے آنے والوں کی وجہ سے بڑھی ہے اور کچھ ناصرات اور اطفال کی وجہ سے بڑھی ہوگی۔

کینیڈا جو ہمیشہ سے پانچویں نمبر پر رہا ہے اب چوتھے نمبر پر آ گیا ہے انہوں نے بھی ایک لاکھ 80 ہزار کی زائد وصولی کی ہے اور 378 نئے شامل کئے ہیں اور 13 ہزار 325 ان کی کل تعداد ہے۔ان کا جو دفتر اطفال ہے یعنی بچیاں اور بچے وہ اللہ کے فضل سے زیادہ فعال ہے۔

جرمنی چوتھے سے پانچویں پوزیشن پر چلا گیا ہے۔گو 32 ہزار یورو کا اضافہ ہوا ہے لیکن چندہ دھندگان میں 1387 کی کمی ہے۔جو ان کے اور شعبہ مال کے خیال میں اس لئے ہے کہ ان میں سے بہت سارے لوگ جرمنی سے یہاں آ گئے ہیں۔لیکن میرے خیال میں کچھ کوشش میں بھی کمی ہے۔

چھٹے نمبر پر ہندوستان کی جماعتیں ہیں۔ان کی وصولی بھی اپنے لحاظ سے 17 لاکھ روپے پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہے اور شاملین ایک لاکھ 16 ہزار 120 ہیں۔ہندوستان کو بھی اب مَیں کہتا ہوں کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں۔اس کے پیش نظر اب ہر جماعت کو خود اپنے آپ کو سنبھالنا چاہئے۔ابھی تک تو یورپ اور امریکہ سے مدد کی جاتی تھی ہو سکتا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے کہ مدد نہ ہو سکے۔اسی طرح افریقن ممالک کو بھی خود اپنے آپ کو سنبھالنا چاہئے۔

انڈونیشیا کا ساتواں نمبر ہے ان کا بھی 32 ہزار پاؤنڈ کا اضافہ ہے اور 829 افراد کا اضافہ ہے اسی طرح بیلجیئم، فرانس، سوئٹزرلینڈ آٹھویں، نویں اور دسویں پوزیشن پہ ہیں۔

چندہ دینے کے لحاظ سے امریکہ دنیا میں نمبر 1 پہ ہے۔ان کا چندہ 78.92 پاؤنڈ ہے۔پھر فرانس ہے۔پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔پھر برطانیہ ہے۔پھر بیلجیئم ہے۔

افریقہ کی جماعتوں میں نائیجیریا اس سال تحریک جدید میں بھی اوّل تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں بھی اس کی پہلی پوزیشن ہے اور سب سے اچھی بات ان کی یہ ہے کہ گزشتہ سال ان کے چندہ دہندگان 13 ہزار 729 تھے اس سال انہوں نے 10 ہزار اور 69 کا اضافہ کیا ہے اور یہ بڑا اضافہ ہے، ماشاء اللہ۔ان کی 23 ہزار 700 تعداد ہے لیکن یہاں بھی مزید گنجائش ہے۔

پھر غانا ہے یہاں بھی 3 ہزار 776 نئے شامل ہوئے ہیں۔پھر بورکینا فاسو ہے۔بینن ہے، سیرالیون ہے۔

وقف جدید کے مالی نظام میں چندہ دینے والوں کی کل تعداد اللہ کے فضل سے 5 لاکھ 37 ہزار سے اوپر چلی گئی ہے اور اس سال 27 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔بعض ممالک کی رپورٹس مکمل نہیں ہیں۔اس لئے تعداد میں یہ اضافہ آخری نہیں کہا جا سکتا۔جیسا کہ مَیں پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں کہ بچوں کو توجہ دلائیں، بچوں میں جتنا اضافہ ہوتا ہے اگر اس کا نصف بھی ہر جماعت اپنے میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے تو تعداد کہیں زیادہ بڑھ سکتی ہے۔بچوں کی طرف سے بے شک پچاس پینس ہی ادا کریں لیکن ان کو ایک عادت ہونی چاہئے۔اسی طرح نومبائعین ہیں ان کو بھی ٹوکن کے طور پر دینے کی عادت ڈالیں اور وقف جدید میں ان کو شامل کریں۔بعض اور ممالک بھی ہیں جن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔مڈل ایسٹ کی جماعتیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں کے میدان میں بہت زیادہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ان میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو پہلی دس پوزیشنوں میں ہے۔

انگلستان کی وصولی کے لحاظ سے جو پہلی دس جماعتیں ہیں، ان میں ووسٹر پارک، لندن مسجد، سٹن، ٹوٹنگ، نیو مالڈن، انرپارک، ویسٹ ہل، بیت الفتوح آٹھویں نمبر پر، ہنسلو نارتھ، نویں نمبر پر، مچم دسویں نمبر پر ہے۔امریکہ کی جو پہلی پانچ جماعتیں ہیں ان میں نمبر 1 سلیکان ویلی، لاس اینجلس ایسٹ، شکاگو ویسٹ، ڈیٹرائٹ اور پانچویں نمبر پر لاس اینجلس ویسٹ۔

پاکستان کے بالغان کا جو چندہ ہے اس میں پہلی تین جماعتیں ہیں لاہور نمبر 1، کراچی نمبر 2 اور ربوہ نمبر 3 اور پھر اضلاع میں پہلی دس جماعتیں ہیں۔سیالکوٹ، راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، نمبر 7 میرپور خاص آٹھویں نمبر پر ملتان 9 سرگودھا اور دس گجرات۔

وہاں کیونکہ دفتر اطفال کا علیحدہ انتظام رکھا جاتا ہے اس کے لحاظ سے بچوں میں پہلی پوزیشن لاہور کی ہے، دوسری کراچی کی (وہی بالغان والی ترتیب) اور تیسری ربوہ کی۔اور اطفال میں اضلاع کے لحاظ سے نمبر ایک اسلام آباد ہے، نمبر 2 سیالکوٹ نمبر 3 گوجرانوالہ، نمبر 4 شیخوپورہ، راولپنڈی، فیصل آباد، میرپور خاص، سرگودھا، نارووال، اور گجرات، پاکستان میں بعض اور جماعتیں بھی ہیں جنہوں نے غیر معمولی قربانی کی ہے لیکن بہر حال ان کی پوزیشن نہیں ہے۔

جرمنی کی پہلی پانچ جماعتیں ہیں نمبر 1 پہ ہمبرگ، پھر گروس گراؤ، پھر ویز بادن، فرید برگ اور فرینکفرٹ۔

کینیڈا کی جماعتوں میں مجموعی لحاظ سے کیلگری نارتھ ایسٹ نمبر 1، کیلگری نارتھ ویسٹ، رچمنڈ ہل، ٹورنٹو سینٹرل، درہم، مارکھم، پیس ویلج ساؤتھ، ایڈمنٹن، پیس ویلج ایسٹ، سسکاٹون۔انہوں نے کیونکہ اطفال کا بھی علیحدہ کیا ہوا ہے اس لئے اطفال کی پوزیشن یہ ہے۔کیلگری نارتھ ایسٹ، درہم، پیس ویلج ساؤتھ، ابورڈ آف پیس، کیلگری نارتھ ویسٹ، ٹورنٹو سنٹرل، ایڈمنٹن، پیس ویلج ایسٹ، پیس ویلج سنٹرل، وڈبریج۔تو یہ ان کی گزشتہ سال کی مالی قربانیوں کی تمام فہرست ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور جماعت کی ترقی کی صورت میں بھی اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو بے انتہا پھل عطا فرمائے اور ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہر احمدی کا مقصد اور مطمح نظر رہے۔اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 2

یادرکھنا چاہئے کہ آپ کی حدود کا ایک دائرہ ہے اس حدود کے دائرے سے تجاوز کرنا آپ کے تقدس کو مجروح کرتا ہے۔ اگر یہاں تعلیم پاکر روشن خیالی کے نام پر آپ انٹرنیٹ پر اور email کے ذریعے یہ ساری چیزیں دیکھتی ہیں اور اپنی آزادی کی خود حدود مقرر کرتی ہیں، لڑکوں سے رابطے کرتی ہیں تو اپنے تقدس کو مجروح کررہی ہیں۔ یہ تعلیم جو اس طرح کی آزادی کے خیالات ایک احمدی بچی کے دل میں پیدا کرے نعمت نہیں ہے بلکہ لعنت ہے کیونکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ آزادی کے نام پر جن لڑکیوں نے اس طرح تعلقات پیدا کئے پھر دوستیاں کیں انہوں نے اپنے گھر بھی برباد کئے اور دوسری عورتوں کے گھر بھی برباد کئے اور اپنے خاندان کے لئے بھی بدنامی کا باعث بنیں اس طرح سے اس تعلیم نے اپنے معاشرے میں اس لڑکی کے مقام کو بڑھانے کے بجائے گھٹانے کا کام کیا۔ ایسی تعلیم پھر نعمت نہیں رہتی یا ایسی آزادی پھر نعمت نہیں رہتی بلکہ لعنت بن جاتی ہے۔ مگر مغربی معاشرے میں غیراز جماعت معاشرے میں بیشک یہ دوستیاں معمولی بات ہوں گی لیکن احمدی معاشرے میں عزیز رشتے داروں اور ماں باپ کے لئے شرمندگی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ پس ہمیشہ ایک احمدی لڑکی ایک احمدی عورت کو یادرکھنا چاہئے کہ اس کا ایک تقدس ہے اس کا ایک مقام ہے جس کو قائم رکھنا ہر دوسری خواہش سے زیادہ ضروری ہے۔ اپنی عزت کی حفاظت اور اپنے خاندان کی عزت کی حفاظت ایک احمدی عورت اور لڑکی کے لئے سب سے زیادہ اہم چیز ہے اور ہونی چاہئے۔ ایک احمدی عورت اور بچی کی عصمت کی قیمت ہزاروں لاکھوں جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے۔ پس اس کی حفاظت کرنا اور اس کی حفاظت کے طریق جاننا ہر احمدی عورت اور لڑکی کے لئے انتہائی ضروری چیز ہے بلکہ فرض ہے۔ پس ہمیشہ یادرکھیں کہ ایک احمدی لڑکی ایک احمدی عورت نے اپنی حیا کی حفاظت کرنی ہے اپنی عصمت کی حفاظت کرنی ہے۔ اپنے تقدس کو قائم رکھنا ہے اور یہ پاکستانی کلچر نہیں ہے بلکہ اسلام کی تعلیم ہے اس لئے چاہے وہ جرمن قوم سے تعلق رکھنے والی عورت ہو، احمدی عورت ہے یا کسی بھی دوسرے یورپین ملک سے تعلق رکھنے والی احمدی عورت ہے یا پاکستان یا ایشیا سے تعلق رکھنے والی عورت ہے یا افریقہ سے تعلق رکھنے والی احمدی عورت ہے ایک بات اس میں ہر عورت میں قدر مشترک ہونی چاہئے کہ اس نے تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگی گزارنی ہے اور اپنی حیا اور عصمت کی حفاظت کرنی ہے تبھی وہ حقیقی احمدی عورت کہلا سکتی ہے اور پاکستان سے آئی ہوئی لڑکیوں اور عورتوں کو خاص طور پر اپنے آپ کو نمونہ بنانا چاہئے۔

مجھے کئی شکایات آتی ہیں جب دوستیوں میں اور براہ راست لڑکوں سے تعلقات میں اس قدر آگے چلی جاتی ہیں بعض لڑکیاں چاہے وہ چند ایک ہی ہوں کہ بعض شادی شدہ عورتوں کے گھروں کو برباد کردیتی ہیں اور اگر پوچھو تو کہہ دیتی ہیں کہ اس میں کیا حرج ہے اسلام میں اجازت ہے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی۔ اسلام میں اگر اجازت ہے تو یہ مرد کو اجازت ہے اپنی ضروریات جو ضروریات ہیں جو شرائط ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ان شرائط کے ساتھ اجازت ہے نہ کہ بلاوجہ غلط تعلقات کی وجہ سے اور اس کے لئے پھر جائز طریقے جو ہیں اپنانے چاہئیں نہ کہ غلط طریقے سے۔ پس ایک احمدی عورت کو، ایک احمدی لڑکی کو اپنی حدود کی حفاظت کرنی چاہئے۔ یہاں جرمنی میں جرمن قوم میں سے بعض جو شامل ہونے والی لڑکیاں ہیں اپنی حیا کے زیادہ اچھے نمونے دکھاتی ہیں۔ کئی نوجوان لڑکیاں ہیں جو شادی کے قابل ہیں مجھے لکھتی ہیں یا جماعت کو کہتی ہیں کہ ہماری شادی کے انتظامات کریں اور یہی صحیح طریق ہے۔ پھر اخلاص اور نیکی میں ترقی کرنے والی ہیں باوجود اس کے کہ ان کی اٹھان اور پرورش ایسے ماحول میں ہوئی ہے جہاں آزادی ہے اور کوئی روک ٹوک بھی نہیں ان کے گھروں میں لیکن جب احمدیت میں شامل ہوئیں تو یکسر اپنے آپ کو بدل لیا یا بدلنے کی بہت زیادہ کوشش کررہی ہیں۔ پس پاکستان سے آنے والی بھی ہمیشہ یہ بات سامنے رکھیں کہ اگر یہ نام نہاد آزادی زندگی کے لئے اتنی ہی ضروری ہے کہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہوسکتا تو پھر اس جرمن قوم کی لڑکیوں کو اور عورتوں کو احمدی ہونے کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ سمجھتی ہیں کہ جماعت میں آکر یا جماعت میں شامل ہونے کے بعد ان کو بعض پابندیوں سے گزرنا پڑے گا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر ان سے پوچھیں تو یقیناً یہ جواب ہوگا کہ آزادی یہ آزادی جو مغرب کی آزادی ہے اس میں سوائے بے سکونی کے اور کچھ نہیں ہے پس ہم ترجیح دیتے ہیں ان پابندیوں کو جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہیں اور جن سے دل کو سکون ملے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو ایک حقیقی مومنہ سے توقعات رکھی ہیں اور حقیقی مومنہ بننے کے لئے جو احکامات دیئے ہیں جو حقیقی مومنہ کی خصوصیات رکھی ہیں ہمیں بتائی ہیں ان کو اختیار کرنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ہر احمدی عورت کو۔ وہ خصوصیات کیا ہیں۔ ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ فرمایا کہ:

ہمیشہ تقویٰ پر چلنے والی عورتیں جو ہیں وہی مسلمات ہیں یعنی اسلام پر کامل یقین رکھتی ہیں دین حق کو حقیقی نجات کا مذہب سمجھتی ہیں اور اس کو حقیقی نجات کا مذہب سمجھتے ہوئے اختیار کرتی ہیں پھر دین حق لانے کے بعد ایمان میں ترقی کی طرف قدم بڑھاتی ہیں اور یہ ایمان میں ترقی انہیں دنیا کے لالچوں اور دلچسپیوں سے دور کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے انہیں گہرا فہم اور ادراک عطا کرتی ہیں علمی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ اس کے رسول، اس کی کتاب اور تمام ارکان ایمان پر ایمان میں ترقی کی طرف قدم بڑھتے ہیں۔ پھر ایک نشانی ہے کہ جب ایمان میں ترقی ہوتی ہے تو قانتات بنتی ہیں یعنی مکمل طور پر خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں آجاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے یہ فرمانبرداری کے عمل ہمیشہ ان سے سرزد ہوتے رہتے ہیں اور پھر جب فرمانبرداری کے معیار حاصل ہوتے ہیں تو صادق بننے کی طرف قدم اٹھتے ہیں اور صادق کون ہیں یا صادقات کون ہیں؟ وہ جو ہر قسم کے جھوٹ فریب دھوکے سے پاک ہو اور ہر قسم کی منافقت سے پاک ہو جو کہہ رہی ہو منہ سے وہی اس کے دل میں ہو یہ نہیں کہ دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے اپنے بدلے لینے کے لئے جماعت میں دوسرے کے بارے میں غلط شکایات بھیج دیں یا ایک دوسری جگہ مجالس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے بارے میں غلط باتیں کررہی ہوں اور سامنے جا کر کہیں کہ مَیں نے تو نہیں کیں۔ اور وہ بھی صادقات میں شمار ہوتی ہیں جو دنیاوی چیزوں سے زیادہ خدا اور رسول سے محبت کرنے والی ہوں۔ جب زمانے کے امام کو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر مانا ہے تو پھر خالص ہو کر ان کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر ڈالنے والی ہوں۔ جب خلیفۂ وقت سے کامل فرمانبرداری اور اطاعت در معروف کا عہد کیا ہے یعنی ہر معروف فیصلے کو ماننے کا عہد کیا ہے تو پھر اس کو نبھانے والی ہوں اور جب احمدی عورت اس طرح صدق پر قائم ہو جائے تو ان کی آئندہ نسلیں بھی صدق پر قائم ہونے والی ہوں گی ان کی گودوں سے صادقین اور صادقات پل کر نکلیں گے جو احمدیت کی تعلیم کا وہ نمونہ دکھانے والے ہوں گے جس سے صرف اور صرف حق اور صداقت کی خوشبو آئے گی اور حق اور صداقت کی خوشبو ایسی خوشبو اور دائمی خوشبو ہے جس کے سامنے ہر قسم کے جھوٹ لغویات بیہودگی اور منافقت کی بدبودار ہوائیں ٹھہر نہیں سکتیں بلکہ غائب ہو جاتی ہیں یہ ایک ایسی خوشبو ہے جو فضا کو ہمیشہ معطر رکھتی ہے یہ ایک ایسی خوشبو ہے جس کے بکھیرنے والے محبت امن اور سلامتی کی مثالیں قائم کرنے والے بن جاتے ہیں پس جب ایک عورت صادقات میں شامل ہوتی ہے تو صادقین اور صادقات کے خوشبودار پودے لگاتی چلی جاتی ہیں۔ دنیا کے امن اور سلامتی اور پیار اور محبت کی ضمانت بن جاتی ہیں۔ پس اپنے اس مقام کو پہچانیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم اپنے عہد کو سچا کرتے ہوئے صادقات میں شامل ہو جاؤ تو پھر اگلا قدم صابرات کا ہے۔ یعنی پھر یہ سچائی تمہاری زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔ دنیا کی لغویات دنیا کی بیہودگیاں، دنیاداروں کی تصنع اور منافقت سے پُر باتیں شیطان کے حملے تمہارے پائے استقامت میں لغزش نہ آنے دیں بلکہ صبر اور مستقل مزاجی سے تم صداقت پر ہمیشہ قائم رہو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والوں کی خصوصیت خشوع ہے اس لئے جہاں مردوں کو اس کا حکم ہے عورتوں کو بھی حکم ہے۔ خاشعات بن کر رہو یعنی کامل اور مکمل عاجزی دکھانے والی بنو۔ ایمان میں بڑھنے والی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں رکھنے والی بنو اور صبر کے ساتھ چلنے والی اس وقت بنیں گی جب خاشعات بھی ہوں گی۔ جب اپنے مزاجوں میں عاجزی پیدا کریں گی جب اللہ کا خوف دل میں ہوگا۔ اپنے پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا اظہار اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے کریں گی نہ کہ اپنی بڑائی جتانے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر پیسے کی فراوانی دی ہے دولت کی فراوانی دی ہے یا حالات بہتر کئے ہیں تو اس سے اور زیادہ عاجزی پیدا ہونی چاہئے تو اس دولت کو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر پیش کریں لیکن یہ کبھی دل میں خیال نہ آئے کہ مَیں نے مسجد کے لئے اتنا چندہ دے کر یا فلاں نیک کام کرکے کسی پر یا جماعت پر احسان کیا ہے۔ پھر لوگوں میں بیٹھ کر اس کا پرچار بھی کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا ذکر بھی کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ بعض صدقات اس طرح دو کہ ایک ہاتھ سے دو تو دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ عاجزی کے اظہار کی ایک یہ بھی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگر فرمانبردار اولاد دی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے اس کو ہمیشہ نیکیوں کی طرف توجہ دلاتی رہیں نہ کہ اس کو اپنی بڑائی کا ذریعہ بنالیں۔

بعض عورتیں دیکھی ہیں، شکایات آجاتی ہیں بعض دفعہ کہ اولاد کی فرمانبرداری بھی ان میں تکبر پیدا کردیتی ہے۔ مثلاً کئی دفعہ ایسی باتیں بھی آجاتی ہیں سامنے کہ اس بات پر تکبر ہے کہ میرا بیٹا میرا بہت زیادہ فرمانبردار ہے۔ اگر مَیں اسے کہوں کہ جاؤ اور اپنی بیوی کو دو چار چپیڑیں مار آؤ تو فوراً مار دے گا اور کئی عورتیں ایسا کرتی ہیں۔ حیرت ہوتی ہے، بعض احمدی گھروں میں ایسی باتیں سن کر کہ مائیں اپنے بیٹوں کے ذریعے ناجائز طور پر اپنی بہوؤں کی پٹائی کروارہی ہوتی ہیں۔ ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی بے قدری ہے اس طرح کی حرکتیں۔ ایسی عورتیں سب طاقتوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات کو نہیں سمجھتیں بلکہ اپنے آپ کو سمجھتی ہیں اور یہ تقویٰ سے دور لے جانے والی باتیں ہیں ایسے بے قدروں سے پھر اللہ تعالیٰ انعام چھین بھی لیا کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ کا خوف اور عاجزی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے پھر اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے وہ ہیں جو متصدق ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس طرح مرد کے لئے متصدق ہونا ضروری ہے عورت کے لئے متصدقات میں شامل ہونا ضروری ہے یعنی اپنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے سے کمزوروں پر استعمال کرنا جو آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں انہیں اپنے کمزوروں کے لئے استعمال کرنا۔ اگر بہتر حالات ہیں تو دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچانا۔ اگر کوئی علم ہے تو اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا۔ عموماً عورتیں اپنے زیور بنانے اور اچھے سے اچھا کپڑا پہننے کی طرف زیادہ توجہ رکھتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کشائش دی ہوئی ہے تو غریبوں کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ اپنے سے مالی لحاظ سے کمزور عزیزوں کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ یہ ان کے لئے صدقہ نہیں ہوگا بلکہ تحفہ ہوگا اس طرح جب شادیوں بیاہوں پر اپنے بچوں کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کرتی ہیں تو اپنے خاوندوں کو بھی توجہ دلائیں اور خود بھی کریں کہ غریبوں کے لئے بھی ان کی شادیوں کے لئے بھی کچھ نکالنا چاہئے۔ پاکستان سے باہر ملکوں میں آئی ہوئی جو عورتیں ہیں پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ بچت کرکے کچھ نہ کچھ باقاعدگی سے شادی فنڈ کے لئے دیا کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن عورتیں صائمات ہوتی ہیں یعنی اپنے روحانی معیاروں کو اونچا کرنے والی ہوتی ہیں روزے رکھ کر اپنے نفس کی قربانی دینے والی ہوتی ہیں اور جب نفس کی قربانی کی عادت پڑتی ہے تو غریبوں کے لئے قربانی کا معیار بھی بڑھتا ہے اور روحانیت میں ترقی بھی ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک عورت جو خدا تعالیٰ کا قرب چاہتی ہے جو اپنے ایمان کو کامل کرنا چاہتی ہے اسے اپنے تقدس کا بھی خاص طور سے خیال رکھنا چاہئے اور ایک احمدی عورت جس نے اس زمانے کے امام کو مانتے ہوئے یہ عہد کیا ہے کہ اپنے آپ کو تمام برائیوں سے بچائے رکھوں گی اسے تو اپنی عزت، عصمت اور تقدس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے اس کا لباس اس کی چال ڈھال اس کی بات چیت کا انداز دوسروں سے مختلف ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ آزادی کے نام پر لڑکے لڑکیوں کی مکس پارٹیوں میں حصہ لے یا لباس ایسے ہوں جو ایک احمدی عورت کے تقدس کی نفی کرتے ہوں، پردے اور حجاب کا بالکل خیال نہ ہو۔ یہاں ایک بات اور بھی میں واضح کردیتا ہوں میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ عہدیداران اگر کوئی شخص کسی عہدے کے قابل بھی ہے لیکن پردے میں کمی ہے تو اس کو عہدہ نہیں ملنا چاہئے بلکہ اس سے بہتر ہے کہ کم علم والی لیکن اپنے تقدس کا اور حیا کا خیال رکھنے والی ہو تو اس کو

عہدہ دیا جائے تو بہر حال جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ جوانی میں جب لڑکیاں قدم رکھتی ہیں تو ان کے کوٹ گھٹنوں سے نیچے ہونے چاہئیں ایسے کوٹ پہننے چاہئیں جو ان کا پورا جسم ڈھانکنے والے ہوں اور بازو لمبے ہونے چاہئیں۔ ایک احمدی عورت ایک احمدی لڑکی کی پہچان یہ ہونی چاہئے کہ اس کا لباس حیادار ہو پس اپنے لباسوں کا خاص طور پر خیال کریں کیونکہ یہ بھی ایک احمدی عورت کے تقدس کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہوگی اگر نئی شامل ہونے والی تو اس بات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے لباس اپنے حیا کا پہلو مدنظر رکھیں اور پرانی احمدی اس معاشرے کے بداثرات کی وجہ سے اپنے حیادار لباس سے بے پرواہ ہو جائیں پس ان باتوں کا ہمیشہ خیال رکھیں اور اپنے جائزے لیتی رہیں ورنہ شیطان کے حملے جیسا کہ میں نے کہا میڈیا کے ذریعہ سے اتنے شدت سے ہو رہے ہیں کہ ان سے بچنا محال ہے۔ جب اپنے جائزے لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں گی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دیں گی۔ اپنی زبانوں کو دعاؤں اور ذکر سے تر رکھنے کی کوشش کریں گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کی وہ پھر مغفرت فرماتا ہے۔ انہیں گناہوں سے بچاتا بھی ہے کیونکہ گناہوں سے بچنے کے لئے وہ نیک اعمال بجالانے کی کوشش کر رہی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ بھی کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہوتی ہیں اور پھر صرف یہی نہیں کہ گناہوں سے ایسے لوگ بچتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مومنوں کے لئے جو تقویٰ پر چلنے والے لوگ ہیں ایک اجر عظیم ہے ایک ایسا اجر ہے جو نہ ختم ہونے والا اجر ہے جو دنیا و آخرت دونوں جگہ کام آتا ہے۔ پس ایسی مائیں جو نیکیوں پر قائم ہوتی ہیں ان کی اولادیں بھی نیکیوں پر چلنے والی ہوتی ہیں اس بات کا ہر عورت کو ہر لڑکی کو خیال رکھنا چاہئے یعنی پھر ایسی عورتوں سے نیکیوں کی وہ نہریں بہہ رہی ہوتی ہیں یا جاری ہو جاتی ہیں جو دریاؤں کی شکل اختیار کرتی ہیں اور جو ہر برائی کو اپنے سامنے سے بہاتی چلی لے جاتی ہیں۔

پس ہر احمدی عورت کو اپنی اہمیت کو سمجھنا چاہئے کیا اس کی اہمیت ہے۔ جب زمانے کے امام کو مان لیا تو آپ اب معمولی عورتیں نہیں رہیں اب آپ ان میں شامل نہیں جو لہو ولعب کے پیچھے چلنے والی ہیں جن کو دنیاوی لذات اور لغویات متاثر کرتی ہیں بلکہ اس معاشرے میں رہنے کے باوجود جہاں ہر طرف کھلا گند بکھرا پڑا ہے آپ کی ایک انفرادیت ہے اور ہونی چاہئے ایک احمدی عورت کا مقام دوسری عورتوں سے بہت بلند ہے اور ہونا چاہئے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا آپ زمانے کے امام کی بیعت میں آگئی ہیں آپ نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد کیا ہے اور عہد کیا ہے وہ عہد ہے کہ ہم قرآن کریم کی تعلیم کو کلی طور پر اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کریں گے وہ عہد جو آپ نے کیا ہے وہ یہ عہد ہے کہ ہم دنیا میں انقلاب لانے کا ذریعہ بنیں گی۔ ابھی صدر صاحبہ نے الفاظ دہرائے اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گی۔ یہ وہ عہد ہے جو آج ایک احمدی عورت کے علاوہ کسی نے نہیں کیا پس اگر اپنے نفس کی اصلاح کے لئے دنیاوی چاہتوں اور خواہشوں کی قربانی دی تو یہ انقلاب لانے کے لئے قربانیاں کرنے کے لئے جو انقلاب لانے کے لئے آپ کے عہد ہیں یا قربانیاں کرنے کے لئے جو آپ کے عہد ہیں اس کے لئے کس طرح تیار ہوں گی۔

پس ہر آن اور ہر وقت اپنے اندر جھانکتی رہیں کہ یہی اصلاح کا طریقہ ہے۔ اپنے ایمان اور تقویٰ میں بڑھنے کے لئے ان تمام ذرائع کو بروئے کار لائیں اور لانے کی کوشش کریں۔ ان پر عمل کریں جن کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ دنیاوی میڈیا پر آنے والی دنیا داری کی باتیں آپ کی توجہ جذب کرنے والی نہ ہوں نہ ہی ان دنیا داروں کے فیشن اور دنیا پرستی آپ کو متاثر کرنے والی بن سکے کیونکہ جس انقلاب کی آپ باتیں کرتی ہیں اس کا ان لوگوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں جو دنیادار ہیں۔ دنیاداروں میں اگر آپ دیکھیں کوئی بھی عورت جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے اپنے قول اور فعل کو ایک ثابت کرنے کا اظہار کرتی ہے۔ لیڈرانہ صلاحیتیں رکھنے والی بھی بیشک ہے انقلاب کی باتیں کرنے والی بھی ہے حقوق کے لئے لڑنے والی بھی ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود ان کا دائرہ محدود ہے وہ جس انقلاب کی بات کرتی ہے وہ عورت یا کرتی ہیں وہ عورتیں، اس کا دائرہ محدود ہے۔ وہ صرف عورتوں کے حقوق کی بات کرے گی اور چند دنیاوی آسائشوں کی بات کرے گی اور یہ بات کر کے ان کی بات ختم ہو جاتی ہے کیونکہ صرف دنیاوی حقوق کا حصول ہی ان کا مقصد ہوتا ہے۔ اگر علم کی بات کرتی ہے تو صرف دنیاوی علم کی بات کرتی ہے ایسی عورت جو دنیادار ہے ہر جگہ جہاں بھی آپ دیکھیں گی آپ کو ان عورتوں میں روحانیت کا فقدان نظر آئے گا ان کے ہر دعوے میں ان کے ہر فعل میں ان کے ہر کام میں اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش جو ہے ان دنیاوی انقلاب لانے کے دعویداروں میں آپ کو بھی نظر نہیں آئے گی اور جب اس چیز کا فقدان ہو تو حقوق کا مطالبہ کرنے والی بھی جو ہیں زیادتی کر جاتے ہیں انقلاب لانے والے بھی ظلم کے طریق اپنانے لگتے ہیں اور نتیجتاً معاشرے میں ان زیادتیوں کی وجہ سے فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ آج بھی بہت سی تنظیمیں عورتوں کے حقوق کی بات کرتی ہیں اور معاشرے میں عورت کے مقام کے لئے کوشش بھی کرتی ہیں لیکن یہ کوشش دیرپا نہیں ہوتی اور اس کے لئے فسادوں کے نئے سے نئے رستے کھل جاتے ہیں کیونکہ حقیقی روح نہیں ہوتی۔ روحانیت نہیں ہوتی لیکن ایک احمدی عورت جب انقلاب کی بات کرتی ہے تو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیش نظر ہوتا ہے اس لئے حقوق کی حدود کا تعین بھی ہوتا ہے اور فرائض کی ادائیگی کا بھی اور روحانیت میں بڑھنے کی کوشش بھی ہوتی ہے تا کہ اصل مقصد جو خدا تعالیٰ کی رضا ہے اس کو حاصل کر سکے۔ مغرب میں اگر تعلیم یافتہ عورت ملازمت کے حق کی بات کرتی ہے تو یہ بھول جاتی ہے کہ اس کی ایک اور بہت بڑی ذمہ داری اپنے گھر کو سنبھالنا بھی ہے۔ لیکن اسلام جب عورت کے حق کی بات کرتا ہے تو اسے توجہ دلاتا ہے کہ تمہاری تعلیم اس لئے ہے کہ اپنے بچوں کی نگہداشت کرو اپنے خاوند کے گھر کی نگران بن کر رہو۔ وَالْحَافِظَاتُ لِلْغَيْبِ غیب میں ان چیزوں کی حفاظت کا حق ادا کرو جو تمہارے سپرد ہیں اور حق کس طرح ادا کرنا ہے اس کے متعلق فرمایا بِمَا حَفِظَ اللّٰه جس طرح اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا حکم دیا ہے اور وہ حکم یہ ہے کہ نسلوں کی پرورش تمہارے سپرد ہے گھروں کی حفاظت تمہارے سپرد ہے۔ پس یہ حفاظت کا عظیم کام آپ کے سپرد ہے اور اس کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ بچوں کی دینی اور روحانی ترقی کی طرف توجہ ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آپ کا اپنا دینی علم اور روحانیت ترقی پذیر نہ ہو اس کی طرف قدم نہ بڑھ رہے ہوں۔ آگے کی طرف جب تک آپ کا قدم نہ بڑھ رہا ہو۔ پس اپنے دینی اور روحانی معیار کو بڑھائیں تا کہ اپنی نسلوں میں بھی داخل کر سکیں اور جب آپ اس طریق پر اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں گی تو آئندہ نسلوں سے وہ قوم تیار کرنے والی ہوں گی جن میں مسلمین اور مسلمات ہوں گے، جن میں مومنین اور مومنات ہوں گی، جن میں قانتین اور قانتات ہوں گی، جن میں صادقین اور صادقات ہوں گے۔ جن میں صابرین اور صابرات ہوں گے۔ جن میں خاشعین اور خاشعات ہوں گے جن میں متصدقین اور متصدقات ہوں گے۔ جن میں صائمین اور صائمات ہوں گے جن میں حَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ اور حافظات ہوں گے جن میں ذاکرین اور ذاکرات ہوں گے۔ جب یہ لوگ پیدا ہوں گے تو وہ انقلاب جو آپ لا رہی ہوں گی وہ عارضی انقلاب نہیں ہوگا وہ صرف عائلی حقوق کے حصول کے لئے نہیں ہوگا وہ صرف معاشی حقوق کے حصول کے لئے نہیں ہوگا وہ صرف معاشرتی حقوق کے حصول کے لئے نہیں ہوگا۔ وہ صرف ملکی امن وسلامتی کے قیام کے لئے نہیں ہوگا بلکہ وہ ایسا انقلاب ہوگا جو تمام دنیا کو ہر قسم کے شر سے محفوظ کرنے والا ہوگا۔ وہ ایسا انقلاب ہوگا جو دائمی اثر رکھنے والا انقلاب ہوگا۔ وہ ایسا انقلاب ہوگا جو نسلوں میں جاری رہنے والا انقلاب ہوگا۔ وہ ایسا انقلاب ہوگا جو آپ کو اور آپ کی نسلوں کو خدا کے قریب لانے والا ہوگا۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ترقی کی منازل دنیاوی لذات سے نہیں ملتیں۔ ایک مومنہ اور ایک مومن کے لئے ترقی دنیاوی آسائشوں کا نام نہیں ہے۔ ترقی ننگے لباس میں نہیں ہے ترقی بے پردگی میں نہیں ہے۔ ترقی مرد اور عورت کی بے حجابیوں میں نہیں ہے بلکہ ترقی اللہ تعالیٰ کی رضا سے وابستہ ہے اور یہی دائمی ترقی ہے اور ایک مومنہ عورت اور ایک مومن مرد اس کا فہم وادراک رکھتے ہوئے کبھی دنیاوی ہوشیاری اور لذات کو اپنی ترقی کا ذریعہ نہیں سمجھتے بلکہ خدا تعالیٰ کے سچے اور پکے تعلق کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں پس جہاں مومنہ اور مومن کے لئے حقوق وفرائض کی حدود ہیں وہاں ایک لامحدود ترقیات کا میدان بھی خالی ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ سے تعلق کا میدان جس کی کوئی حدود نہیں۔ پس ایک حقیقی احمدی کے لئے اگر کوئی لامحدود ہدف یا ٹارگٹ ہے اور ہونا چاہئے تو وہ نیکیوں میں بڑھنے کا ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ہے اور جب یہ ہوگا تو تب ہی آپ خیر امت کی مصداق بنیں گی۔ پس اس کو حاصل کرنے کے لئے میدان میں اتریں کیونکہ یہی آپ کی زندگی کی بقا ہے، یہی آپ کی نسلوں کی زندگی کی بقا ہے اور یہی آپ کے انقلاب لانے کے عہد کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ سال جو آپ خلافت جوبلی کے سال کے طور پر منا رہے ہیں اس میں اس عہد کی تجدید کریں جو بیعت کا عہد ہے۔ آج دوبارہ اس عہد کی تجدید کریں جو آپ نے 27 مئی کو بھی میرے پیچھے دہرایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے جھنڈے کو تمام دنیا میں گاڑنا ہے اور خلافت کے قیام کے لئے ہر قربانی دینی ہے اور اس پر عمل کرنے کے لئے اس قربانی کے لئے جیسا کہ میں نے کہا سب سے پہلے اپنے نفسوں کی قربانی کرنی ہوگی۔ اپنے اعمال کو اس قابل بنانا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول ٹھہریں اور جو اعمال اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول ٹھہریں گے وہی دنیا میں انقلاب لانے کا ذریعہ بنیں گے۔

پس اس معاشرے میں رہتے ہوئے ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھائیں اور دنیا کی طرف اتنی نہ جھک جائیں کہ خدا تعالیٰ کے احکامات ہی بھول جائیں۔ آج ماشاء اللہ اس وقت سفید دوپٹوں میں اکثریت ملبوس ہے ان سفید دوپٹوں نے جو وحدت پیدا کی ہے اس ظاہری وحدت کو اپنے دلوں میں بساتے ہوئے خدائے واحد کی وحدانیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی دلوں پر نظر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو حقیقی اور سچا احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مومنات میں آپ کا شمار ہو جو حقیقی انقلاب لانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے والی ہوتی ہیں آپ میں سے ہر ایک ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے والی بنے جو قرون اولیٰ کی عورتوں نے قائم کئے تھے وہ معیار قائم کرنے والی بنیں جو امام وقت کی بیعت میں آنے کے بعد اس زمانے میں بھی اپنا سب کچھ قربان کر کے قائم کئے گئے۔ کبھی دولت کی فراوانی یا آزمائش یا مغرب کی لہو ولعب آپ پر اثر نہ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

لجنہ کے جلسہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب ایک بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ پروگرام

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس پروگرام میں جرمنی کے مختلف شہروں سے آنے والے غیر از جماعت اور غیر مذاہب کے مہمانوں کے علاوہ بلغاریہ، رومانیہ، ہنگری، مالٹا، اسٹونیا، میسیڈونیا، البانیا، آئس لینڈ، پولینڈ، آسٹریا، چیک ریپبلک اور سلوینیا سے آنے والے وفود بھی شامل تھے۔ مجموعی حاضری سات صد کے قریب تھی۔

سوال وجواب کی صورت میں یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو جرمن احمدی مکرم سعید گیسلر صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

امیر صاحب جرمنی کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ لوگ ایک گھنٹے سے زیادہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ تھک گئے ہوں گے۔ لیکن جو مضمون مجھے دیا گیا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ مَیں باوجود کوشش کے مزید اختصار سے کام نہیں لے سکتا اور اس مضمون کو بیان کرنے میں مجھے کم از کم تیس پینتیس منٹ لگیں گے۔

حضور انور نے فرمایا ایسی تقریبات ماضی میں بھی منعقد کی جاتی رہی ہیں لیکن مجھے ان میں خطاب کا موقع نہیں ملا۔ بہر حال امیر صاحب نے کہا ہے کہ مَیں جہاد کے بارے میں کچھ کہوں۔ کیونکہ یہ مضمون آج کل دنیا کی توجہ

کھینچ رہا ہے۔ غیر اسلامی دنیا اسلام کو ایک انتہا پسند اور دہشت گردی پھیلانے والا مذہب سمجھتی ہے۔ اور یہ کہ اسلام دہشت گردی کے ذریعہ دنیا کا امن خراب کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ نہایت بدقسمتی کی بات ہے کہ ایک گروہ اسلام کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں اس بے بنیاد بات کو ہوا دے رہا ہے۔ دراصل بعض تعلیم یافتہ غیر مسلم لوگ بعث بعد الموت اور مرنے کے بعد جنت اور دوزخ کے عقائد کو مسلمان انتہا پسند اور خودکش حملہ آوروں کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کے خیال میں ایسے خودکش حملے جنت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں اور اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے وہ ان انتہا پسند حملوں کو جہاد اور اللہ کی راہ میں مرنے کا نام دے دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ دنیا کا امن خراب کر رہے ہیں ۔ یہ گروپ دراصل اس عقیدہ کا منطقی نتیجہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا گو مَیں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں نے اسلام کی تعلیم کے بارہ میں بالکل غلط باتیں پھیلا دی ہیں لیکن یہ بھی ہے کہ اسلام کے بارہ میں غلط قسم کے لٹریچر کی اشاعت نے بھی اسلامی جہاد کے بارہ میں غلط تصورات پھیلائے ہیں۔

مَیں اسلام کی جہاد کے بارہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں صحیح تعلیم بیان کروں گا اور آپ کے مطابق قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی احادیث اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں جہاد کے بارہ میں جو تعلیم ہے وہ پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود کی جہاد کے بارہ میں تعلیم جس کو آپ نے سو سال پہلے پیش کیا وہ کیا ہے؟ یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ تعلیم آج سے ایک صدی پہلے کی ہے اور کوئی اس بات کا الزام نہیں لگا سکتا کہ یہ آج کل کی مخالفت سے گھبرا کر یہ تعلیم بنائی گئی ہے۔ یہ وہ تعلیم ہے جو قرآن میں درج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی طرف سے دوسرے مذاہب کے ماننے والو ں پر حملے کرنے کے بارہ میں جو کارروائیاں کی جارہی ہیں جس کو جہاد کا نام دیا جاتا ہے یہ سراسر غیر قانونی، غیر شرعی اور رسول کریم ﷺ اور خدا کے حکم کے خلاف ہے اور سخت گناہ کی بات ہے۔

حضور نے فرمایا کہ غیر قانونی اور غیر شرعی کے الفاظ کو سمجھنے کے لئے ہمیں اس عرب ماحول میں جانا پڑے گا جو آنحضرت ﷺ کے زمانے کا تھا جب آپ ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ یہ لوگ ان پڑھ اور جاہل تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر سالوں تک لڑائیاں کی جاتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے جب دعویٰ کیا اور عربوں کو ایک خدا کی طرف بلایا۔ تب کچھ صاحب عقل لوگوں جن میں آپ کے کچھ رشتہ دار بھی تھے اور کچھ غریب لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ جب ان اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد بڑھی تو مخالفین کا ظلم وستم بڑھنا شروع ہو گیا۔ مسلمانوں کو عرب کی گرم ریت پر لٹایا جاتا، ان پر گرم بھاری پتھر رکھے جاتے۔ ان کو کوڑے مارے جاتے، ان کو مخالف سمتوں میں اونٹوں سے باندھ کر چیر دیا جاتا۔ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو ایک وادی میں قید کر دیا گیا۔ آپؐ کا بائیکاٹ کیا گیا۔ کھانا اور پانی بند کر دیا گیا۔ آپؐ کے ساتھیوں نے کہا کہ جب ہم نے مرنا ہی ہے تو ہم کفار سے لڑائی کیوں نہ کریں۔ مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لڑنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہ صبر کسی خوف اور کمزوری کی وجہ سے نہیں تھا جیسا کہ بعد میں تاریخ نے ثابت کیا کہ چند سو لوگوں نے ہزاروں کی فوج کو شکست دی۔ یہ صبر اس وجہ سے تھا کہ اللہ کا حکم نہیں تھا کہ لڑائی کرو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ کمزور مسلمان مختلف علاقوں کی طرف ہجرت کر جائیں۔ بعد ازاں آپؐ بھی مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ اس وقت تک مدینہ کے بعض لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ آپ کی آمد پر ایک بڑا گروہ مسلمان ہو گیا۔

آنحضرت ﷺ نے وہاں کے مختلف لوگوں اور قبائل سے معاہدہ کیا۔ ان میں یہود بھی تھے۔ اس معاہدے کے مطابق ایک حکومت وجود میں آئی جس میں تمام لوگوں کو آزادی حاصل تھی اگر کسی کو اپنے کسی جرم کی سزا ملتی تھی تو وہ اس کے مذہب کی تعلیم کے مطابق ملتی تھی۔ حکومت کی نظر میں سارے لوگ برابر تھے۔

ایک موقع پر ایک یہودی قبیلہ نے جب معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو اسے مدینہ سے نکالا گیا۔ اس موقع پر مسلمانوں کے ایک گروہ نے جنہوں نے اپنے بچے یہودیوں کو پرورش کے لئے دیئے ہوئے تھے اور وہ یہودی مذہب کے تھے، اپنے ان بچوں کو روکنے کی کوشش کی مگر آنحضرت ﷺ نے اس بات سے روک دیا اور فرمایا کہ اسلام میں جبر نہیں اس لئے تم ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ بچے یہودی ہی رہیں گے۔ اس حد تک آپ نے لوگوں اور دوسرے مذاہب کے حقوق کی پاسداری کی۔ باوجود اس کے آپؐ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپؐ نے جبر کو پھیلایا۔ حالانکہ مسلمانوں کو اس وقت جبر اور ظلم کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کیوں مسلمانوں پر جبر کا الزام لگایا جاتا ہے؟ اسلام کی پہلی جنگ جنگ بدر کہلاتی ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ ان کے پاس کوئی وسائل یا جنگ کا سامان نہیں تھا۔ ان کے خلاف ایک مسلح فوج تھی۔ یہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہیں اور تاریخ میں درج ہے۔ ان مسلمانوں میں سے بعض بچے تھے۔ لیکن جب دشمنوں نے اسلام کو کلیۃً ختم کرنا چاہا تو اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی اجازت دی۔ تاریخ کے مطابق لڑائی کے بارہ میں اللہ کا پہلا حکم قرآن کریم میں یوں درج ہے۔ میں آپ کو اس آیت کی حکمت کی طرف غور کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں کو لڑائی کی اجازت دی جاتی ہے جن کے خلاف جنگ کا آغاز کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔ (الحج:41,40)

حضور انور نے فرمایا یہاں اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر اللہ دفاع کرنے کی اجازت نہ دے تو معاشرے کا امن تباہ ہو جائے گا۔ آج کل بھی ایک عقلمند انسان اس بات کی گواہی دے گا کہ یہی بات صحیح ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ اگر کسی پر حملہ کیا گیا ہے تو اسے دفاع کی اجازت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر ظلم کے نتیجہ میں، لوگوں کو اپنے وطنوں سے نکل کر دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرنی پڑے اور پھر دوسرے علاقے جہاں ان کی عملداری ہے وہاں بھی مخالف ظلم وستم سے باز نہ آئیں تو پھر یہ بالکل درست ہوگا کہ وہ اس ظلم کا بدلہ لیں جو ان پر کیا جارہا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ مخالف صرف اسی بات پر ہی بس نہ کریں بلکہ دوسرے علاقوں کو فتح کرنے کے لئے بھی حملے کریں اور دوسرے لوگوں کی جان ومال پر حملہ کریں۔ پس یہ ضروری ہے کہ ایسے حملوں کو روکا جائے اور اس ظلم کو ختم کیا جائے یہ جنگ معاشرے کا امن قائم کرنے کے لئے ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

’’اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا‘‘۔ (البقرہ:191)

حضور انور نے فرمایا یہاں یہ بات واضح ہے کہ جہاد کا حکم صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو دین سے روکنے کے لئے ظلم کرتے ہیں۔ جیسے کفار نے مسلمانوں پر اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ظلم کیا اور اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ پس یہ الزام کہ مسلمانوں کو جنت اور آخرت کی زندگی کے وعدے نے جہاد کی ترغیب دی ہے اور انہیں ظالم بنا دیا۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں فرماتا تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ زیادتی کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے ۔ یہ بھی اسلام کی ایک اچھوتی تعلیم ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس بارہ میں فرماتا ہے۔

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو‘‘۔ (المائدہ:9)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اگر تم سچے ایمان لانے والے ہو تو اللہ کے احکام کی بجا آوری کرو، عدل پر قائم رہو۔ عدل کے کیا معیار ہیں سب سے پہلے یہ کہ دوسروں کے لئے نمونہ بنو۔ پس صرف اچھے اعمال ہی لوگوں کو اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں۔ اسی طرح اس آیت میں دشمنوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا مَیں نے ابھی اسلام کی ابتدائی تاریخ سے مسلمانوں کی دوسرے علاقوں میں ہجرت کرنے کے بارے میں بتایا ہے۔ اس پس منظر میں جب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ اللہ یہ حکم دے رہا ہے کہ دوسرے لوگوں کی دشمنی تمہیں ان کے ساتھ زیادتی پر مجبور نہ کر دے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی تعلیمات عدل قائم کرنے کے لئے ہیں۔ اگر جنگیں ہوں تو وہ بھی قانون کے مطابق ہوں۔ مثلاً حکم ہے کہ اپنے قیدیوں سے اچھا سلوک کرو۔ اگر دشمن ہتھیار رکھ دے تو جنگ سے رک جاؤ۔ اس کے برعکس آجکل بھی اگر دو حکومتیں امن کے لئے بات چیت کر رہی ہوں تو پھر بھی آخری وقت میں ایسے زور سے حملہ کیا جاتا ہے کہ کمزور ملک طاقتور کی شرائط کے مطابق معاہدہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اگر دوسرا گروہ امن کی بات کرے صلح کے لئے جھک جائے تو تم بھی اس پر راضی ہو جاؤ اور اللہ ہی پر اپنا بھروسہ رکھو۔

(الانفال:62)

پس تعلیم یہ ہے کہ اگر دشمن امن کی بات کرے تو تم بھی ایسا ہی کرو اور جنگ بند کر دو تمہیں مزید فوج کشی کی اجازت نہیں ہے۔

چنانچہ حدیبیہ کے معاہدے کے وقت جب مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود آنحضرت ﷺ نے یہ معاہدہ کیا اور بعد ازاں اس پر قائم رہے۔ فتح مکہ کفار کے معاہدہ توڑنے کی وجہ سے عمل میں آئی۔ باوجود فتح حاصل کرنے کے مسلمانوں نے کفار پر تلوار نہیں اٹھائی اور اپنے شدید دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔ یہ ساری باتیں تاریخ میں محفوظ ہیں۔

مسلمانوں کے نزدیک تو وہ تمام انبیاء جن کا کسی بھی مذہبی کتاب میں ذکر ہے سچے انبیا ہیں۔ پس کوئی مسلمان یا احمدی مسلمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یقین رکھتا ہے کسی نبی کے بارے میں کوئی دلآزار کلمہ منہ سے نہیں نکال سکتا۔ ہمیں قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں تمام انبیاء برابر ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمام قوموں میں انبیا کو بھیجا ہے اس لئے ہم کسی بھی نبی پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ایمان لاتے ہیں جو کسی قوم کی طرف بھی بھیجا گیا ہو۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ یہی وہ طریق ہے جس کے ذریعہ دنیا کا امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کے جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا مَیں پہلے اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ وہ کیا حالات تھے جن کے پس منظر میں جہاد کی اجازت دی گئی۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ زمانے میں جنگ کی اجازت دی جا سکتی ہے؟۔ اگر نہیں تو پھر جہاد کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے۔ نیز احمدیوں کے نزدیک جہاد کا کیا مطلب ہے۔ مگر اس سے پہلے یہ بتا دوں کہ گزشتہ صدیوں کی اکثر جنگیں یا سیاسی تھیں یا علاقائی تھیں اور شاذ کے طور پر ہی مذہبی وجوہات کی بنا پر شروع کی گئی تھیں اس کے علاوہ گزشتہ صدی میں دو عظیم جنگیں ہوئیں جن میں مسلمانوں کا کوئی بھی رول (Roll) نہیں تھا اور ان جنگوں کے پیچھے صرف سیاسی مقاصد تھے۔

اسلام پر حملہ کرنے سے پہلے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگ ان جنگوں کا بھی جائزہ لیں۔

بہرحال بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے نزدیک جہاد کی تعریف یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے مذہب پر ایمان لانے اور عمل کرنے اور اس کی اشاعت کرنے کا حق ہے۔ دوسرے الفاظ میں جنگ کی وہ شرائط جو مَیں پہلے بتا چکا ہوں آج کل کے ترقی یافتہ زمانے میں موجود نہیں ہیں۔ پھر آج کل جہاد کیسے کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک جہاد کی تعریف بانی سلسلہ نے ایک اعتراض جو سو سال پہلے کیا گیا ہے کے جواب میں فرمایا۔

اس معترض نے جو اعتراض کیا ہے کہ قرآن مذہبی جنگوں کی حمایت کرتا ہے اور مسلمانوں کو لڑائی پر اکساتا ہے بالکل بے بنیاد اور لغو ہے۔ قرآن صرف ان لوگوں کے خلاف جنگ کی اجازت دیتا ہے جو لوگوں کو ان کے دین سے روکتے ہیں اور اللہ کے احکام پر عمل اور اس کی عبادت نہیں کرنے دیتے۔ اللہ صرف ان لوگوں کے خلاف جنگ

کی اجازت دیتا ہے جو بغیر کسی وجہ سے مسلمانوں سے لڑائی کرتے ہیں اور انہیں ان کے گھروں اور زمینوں سے نکالتے ہیں اور اللہ کی مخلوق کو اپنے مذہب میں داخل ہونے پر مجبور کرتے ہیں اور اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔

پھر بانیٔ سلسلہ احمدیہ برصغیر میں برٹش حکومت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حکومت مذہب میں دخل نہیں دیتی اور نہ جبر کے ذریعہ اپنے مذہب کو پھیلا رہی ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق ایسی حکومت سے لڑائی غیر شرعی ہے کیونکہ یہ مذہبی جنگیں نہیں کر رہی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ بعض غیر تعلیم یافتہ اور جاہل مسلمان ان لڑائیوں کو جہاد کا نام دیتے ہیں حالانکہ یہ قرآن کے مطابق بغاوت ہے۔ مزید برآں جو آدمی وعدہ توڑتا ہے، بُرے اعمال کرتا ہے اور معصوم کو قتل کرتا ہے وہ ظالم ہے نہ کہ فاتح۔ یہ وہ اصل تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتائی۔

حضور انور نے فرمایا: امن کو کیسے قائم کیا جا سکتا ہے اور دنیا کو محبت اور امن سے کیسے بھرا جا سکتا ہے۔ آج کل کے جہادی جو خودکش حملے کرتے ہیں وہ مخالفوں کو نیچا دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔ اس میں مسلمان لوگ بھی مرتے ہیں۔ کوئی بھی ایسا عمل جو باقاعدہ فوجی طریقے سے نہ کیا جائے جہاد نہیں کہلا سکتا ہاں بغاوت کہلاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک موجودہ زمانے کا جہاد انسان کی اپنی تربیت اور روحانی ترقی ہے۔ یہ کوئی نئی تعلیم نہیں بلکہ اس بارے میں آنحضرت ﷺ نے ہمیں آج سے چودہ سو سال قبل ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے بتایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف واپس آرہے ہیں جو نفس کو سنوارنے کا جہاد ہے اور ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے۔ جنگیں ہمیشہ جاری نہیں رہتیں۔ اصل جہاد برائی کو ختم کرنا ہے۔ انسان کی خدمت کرنا اصل جہاد ہے۔ احمدیت کی 120 سالہ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ ہم اس جہاد میں مشغول ہیں اور انسانیت کو اس کے خالق کے نزدیک لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے سکول اور ہسپتال اور دنیا کے غریب علاقوں میں ہمارے پانی پہنچانے کے منصوبے جاری ہیں۔ ہم قدرتی آفات سے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اس میں ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی نے بھی بہت کام کیا ہے۔ مختلف علاقوں میں پانی کے کنویں جاری کرنا اور بجلی فراہم کرنا، یتامیٰ کی مدد کرنے کا کام کیا ہے۔ بجلی مہیا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ اس طرف ہماری توجہ مبذول کرواتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اور مَیں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔...... خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔...... سو مَیں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا''۔

حضور انور نے فرمایا اگر ہم اس قسم کے جہاد میں مصروف رہیں گے اس روحانی سسٹم میں ہم ایک Chain (لڑی) میں پروئے ہوئے ہیں جس کی باگ ڈور خلافت مسیح موعودؑ کے ہاتھ میں ہے۔ خلافت سے محبت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم اس تعلیم پر عمل پیرا ہوں جو مسیح موعود نے پیش کی ہے وہ تعلیم یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ نفرت کی دیواریں گرا دیں اور محبت و شفقت کی خوشبو کو دنیا میں پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب لوگ جو میرے سامنے ہیں۔ مَیں نے آپ کے سامنے اسلام کی حقیقی تعلیم کو رکھ دیا ہے۔ اب آپ جو تعلیم یافتہ ہیں۔ آپ خود یہ فیصلہ کر لیں کہ کیا اسلام دہشت گردی سکھاتا ہے یا امن اور سیکیورٹی۔ حضور انور نے فرمایا یہ منصفانہ بات نہیں کہ کسی مذہب کو کسی گروپ یا بعض انفرادی لوگوں کے غلط عمل کی وجہ سے Condemn (ردّ) کر دیا جائے۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے حلقوں میں انصاف کی آواز اٹھائیں۔ یہ بھی آپ کی طرف سے سچّا جہاد ہوگا۔ لیکن ہم آپ کو کسی جہادی تنظیم کا ممبر نہیں بنا رہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری تقریر کو سنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سوا پانچ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ پانچ بجکر پچپن منٹ پر یہ تقریب ختم ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

امتحان دینی نصاب نومبائعین برائے سال ۲۰۰۹

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان، سرکل انچارج صاحبان، مبلغین و معلمین کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نومبائعین کے دینی نصاب کا امتحان مورخہ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے جس کا نصاب تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ براہِ کرم آپ ابھی سے اس نصاب کے مطابق احباب جماعت کی تیاری کروائیں اور تاریخ مقررہ پر زیادہ سے زیادہ احباب کو اس امتحان میں شامل کریں۔ امتحان کے لئے دو گروپ بنائے گئے ہیں۔ اُسی کے مطابق احباب و مستورات و بچگان کو اس امتحان میں شامل کریں۔

اس کے علاوہ ناخواندہ احباب کی بھی تیاری کروائیں۔ انہیں B گروپ میں شامل کر کے زبانی امتحان لیں۔ جزاکم اللہ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

پندرہ روزہ تربیتی کیمپ نومبائعین برائے سال ۲۰۰۹ء

جملہ امراء کرام و سرکل انچارج صاحبان سے گذارش ہے کہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ:

ماہ جون و جولائی میں (یا کچھ آگے پیچھے) سارے ہندوستان میں موسم گرما کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ اپنے صوبہ میں کم از کم ۱۵ یوم نومبائعین کا تربیتی کیمپ ضرور لگائیں۔ جس میں چھوٹے چھوٹے تربیتی پروگرام بنائے جائیں اور آسان تربیتی نصاب مرتب کر کے طلباء کو یاد کروایا جائے۔ نیز کیمپ کے اختتام پر بچوں کا امتحان لیا جائے اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کے لئے انعامات بھی تقسیم کئے جائیں اور اس کی رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد میں ارسال کریں چونکہ گذشتہ صدسالہ خلافت جوبلی کے جشن کا سال رہا ہے لہٰذا اس سال بھی خلافت کی اہمیت اور برکت سے متعلق معلومات سے طلباء کو روشناس کرایا جائے۔ قادیان میں منعقد ہونے والے تربیتی کیمپ کی رپورٹ ہر سال اخبار بدر میں شائع ہوتی ہے اس سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

نتیجہ انعامی مقالہ نظارت تعلیم

تعلیمی سال ۰۸-۲۰۰۹ء کے لئے نظارت کی طرف سے بعنوان ''ایک طالب علم کی زندگی میں خلافت کی برکات نیز طالب علم کا خلیفہ وقت سے کس طرح کا تعلق ہونا چاہئے'' مقالہ کا صدسالہ خلافت جوبلی کو مدّنظر رکھتے ہوئے انتخاب کیا گیا تھا۔

نظارت کو نَو مقالہ جات موصول ہوئے تھے۔ نظارت کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جو بھی مقالہ نویس معیاری مقالہ لکھے گا اس کو انعام دیا جائے گا۔ درج ذیل افراد اور طلباء نے معیاری مقالے لکھے ہیں اور 65% سے زائد نمبرات حاصل کر کے انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید علمی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

۱-مکرم سید ابراہیم حسین صاحب	حیدرآباد
۲-عزیزم شمیم احمد غوری	متعلم جامعہ احمدیہ قادیان
۳-عزیزم محمد شریف کوثر	// //
۴-عزیزم مرید احمد ڈار	// //
۵-عزیزم اطہر احمد شمیم	// //
۶-عزیزم بشارت احمد کریم	// //

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471,2237-8468

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالبِ دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات جامعۃ المبشرین قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جامعۃ المبشرین کی ۱۶ویں سالانہ تقریب برائے علمی وورزشی مقابلہ جات کا آغاز مورخہ ۳؍مارچ کو نماز تہجد سے ہوا نماز فجر ودرس کے بعد تمام طلباء واساتذہ نے بہشتی مقبرہ میں مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دُعا کی۔

افتتاحی تقریب صبح ۹؍بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد خاکسار نے عہد وفائے خلافت دہرایا اور پھر تقریب کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے طلباء کو اپنے اندر مسابقت کی روح پیدا کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم اور مہمان خصوصی نے زریں نصائح سے نوازا۔اس کے بعد طلباء نے ترانہ پیش کیا۔آخر میں محترم صدر اجلاس نے طلباء کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے محنت قربانیوں اور دُعا کی تلقین فرمائی۔دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔بعدہٗ حسن قرأت،نظم خوانی،تقاریر،فی البدیہہ تقاریر،بیت بازی،کوئز اور ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ،والی بال،فٹ بال،بیڈمنٹن،رسہ کشی،کبڈی،جیولن تھرو،شاٹ پٹ کرائے گئے۔

تربیتی نشست: مورخہ ۴؍مارچ ٹھیک شام آٹھ بجے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کی زیر صدارت خصوصی تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔محترم موصوف نے واقفین زندگی کی ذمہ داریوں کے عنوان پر نہایت ہی بصیرت افروز واقعات پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا اور طلباء کو عبادات، اطاعت،صبر، قناعت، اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ لباس وعملی نمونہ اپنانے کے بارے میں زریں نصائح سے نوازا۔اسی طرح حفظ متن پیشگوئی مصلح موعود،حفظ عہد وفائے خلافت،حفظ عم پارہ اور حفظ قصیدہ کے مقابلہ جات ہوئے۔تیسرے دن ورزشی مقابلہ جات کے فائنل پروگرام منعقد ہوئے۔

(سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

جمال پور گاؤں میں مسجد احمدیہ کا افتتاح

مورخہ ۴؍فروری ۲۰۰۹ءکو جمال پور گاؤں (سرکل امرتسر پنجاب) میں مسجد مکمل ہونے پر اس کا افتتاح عمل میں آیا،اس دومنزلہ مسجد کا سنگ بنیاد مارچ ۲۰۰۸ءکو رکھا گیا تھا۔افتتاحی تقریب میں محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد،محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین،مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب،مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظران اصلاح وارشاد،مکرم مبشر احمد صاحب عامل اور خاکسار اور نظارت اصلاح وارشاد کے سٹاف پر مشتمل وفد قادیان سے جمال پور پہنچا۔اراکین وفد کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے ربن کاٹ کر اجتماعی دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔اس موقعہ پر گردونواح سے کافی تعداد میں احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔علاوہ ازیں گاؤں کے سرپنچ اور کئی غیر مسلم افراد نے بھی اس میں شرکت کی۔بعد نماز ظہر وعصر محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔تلاوت نظم خوانی کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر اور محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر عمدہ رنگ میں تقریریں کیں۔

اس پروگرام کے بعد سرکل کے ۱۴معلمین اور تین مبلغین کرام کی ایک میٹنگ محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔جس میں محترم ناظر صاحب کے علاوہ محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم،محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں مبلغین ومعلمین کرام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

موقع کی مناسبت سے مجلس انصار اللہ بھارت نے ایک مفت طبی کیمپ کا انتظام کیا جس میں خاکسار اور دیگر احمدی ڈاکٹر صاحبان نے ۱۲۵مریضان کا معائنہ کر کے ان کو ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک ادویات دیں۔اللہ تعالیٰ اس تقریب کے بہترین اثرات پیدا فرمائے اور احباب ومستورات کے خلوص میں برکت عطا فرمائے۔آمین

(دلاور خان قائد ایثار مجلس انصار اللہ بھارت)

پالا کُرتی میں اطفال کا چھ روزہ تربیتی کیمپ

اطفال الاحمدیہ پالاکرتی کا چھ روزہ تربیتی کیمپ ۱۲ تا ۱۷؍جنوری منعقد ہوا۔ہر روز نماز تہجد کے بعد دینی کلاسز لگیں۔کیمپ میں سات مجالس کے ۱۳۱اطفال وتین ناصرات حاضر ہوئے تھے۔سب کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا۔مورخہ ۱۲؍جنوری کو بعد نماز ظہر مکرم عباس علی صاحب سابق صدر پالاکرتی کی صدارت میں افتتاحی اجلاس ہوا۔جس میں مکرم حبیب احمد خان صاحب معلم کی تلاوت کے بعد مکرم سلیم احمد صاحب معلم نے اطفال الاحمدیہ کا عہد (اردو وتلگو زبان میں) دہرایا۔شیخ اسرافیل صاحب نے نظم سنائی۔بعدہٗ مکرم رمضان صاحب،مکرم حبیب صاحب،مکرم ولی پاشا صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔آخر میں خاکسار نے دُعا کروائی۔

مورخہ ۱۳؍جنوری ۲۰۰۹ءکو فجر کے بعد ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر مکرم سلیم احمد صاحب نے درس دیا۔پھر تعلیم القرآن کلاس لگی۔جس میں نماز، دعائیں اور سورۃ فیل یاد کروائی گئی۔نماز عصر کے بعد قرآن کریم پڑھنے کی اہمیت وبرکات کے بارے میں خاکسار نے درس دیا۔نماز مغرب کے بعد مکرم اسرافیل صاحب وسلیم صاحب نے کلاس لی اور نظمیں سکھائی گئیں۔مورخہ ۱۴؍جنوری نماز فجر کے بعد سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درس ہوا۔ بعدہٗ تعلیم القرآن کلاس لگی۔نماز مغرب کے بعد بھی کلاس لگی۔مورخہ ۱۵؍جنوری نماز فجر کے بعد مکرم اسرافیل صاحب نے خلافت کی ضرورت وبرکات پر درس دیا۔پھر تعلیم القرآن کلاس کا آغاز ہوا۔قصیدہ وچہل حدیث ودینی معلومات بتائی گئیں۔نماز مغرب کے بعد مکرم رحیم پاشا صاحب نے مسجد کے آداب،وضو کے مسائل اور نماز کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔مورخہ ۱۶؍جنوری بعد نماز فجر موجودہ زمانہ میں تعلیم کی اہمیت پر درس ہوا۔پھر کلاس لگی۔ناشتہ کے بعد جمعہ کی تیاری اور مسجد کی صفائی کی گئی۔بعد نماز وطعام بچوں کے B-A گروپ بنا کر مقابلہ تلاوت قرآن ونظم خوانی کروایا گیا۔نماز عصر کے بعد مقابلہ شجاعت کروایا گیا۔نماز مغرب کے بعد مقابلہ کوئز کروایا گیا۔

مورخہ ۱۷؍جنوری نماز فجر کے بعد درس ہوا۔تعلیم القرآن کلاس کے بعد بچوں کے ورزشی وعلمی مقابلے ہوئے بعدہٗ نظام جماعت اور ذیلی تنظیمات کا نظام اور اطفال الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داری کے بارے میں خاکسار نے تقریر کی۔نماز ظہر وعصر کے وقفہ کے بعد اختتامی پروگرام مکرم سرکل انچارج صاحب ورنگل کے زیر صدارت شروع ہوا تلاوت عزیزم معین آف کنڈور نے کی بعدہٗ سرکل انچارج نے اطفال الاحمدیہ کا عہد اردو وتلگو میں دہرایا۔عزیزم اظہر الدین نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔مکرم سرکل انچارج صاحب کے خطاب کے بعد بچوں میں انعامات تقسیم ہوئے۔دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(مرزا انعام الکبیر۔پالاکرتی)

کٹھو میں جماعت احمدیہ یوپی کی سالانہ کانفرنس کا انعقاد

الحمدللہ کہ سالانہ کانفرنس یوپی مورخہ ۲۲؍فروری کو کٹھو میں منعقد ہوئی۔پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے شروع ہوا۔جو مرکزی نمائندے محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے پڑھائی۔جلسہ بعد نماز ظہر وعصر ٹھیک اڑھائی بجے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد مرکزی نمائندہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم وثیق الاسلام صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ترجمہ مکرم شمشاد احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ سلسلہ آگرہ سرکل نے پیش کیا۔مکرم یاسین خان صاحب معلم کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جماعت کا مختصر تعارف کروایا۔ بعدہٗ محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے بعنوان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم،محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے قومی یکجہتی کے عنوان پر تقریر کی۔بعدہٗ غیر مسلم معززین نے اپنے اپنے تاثرات بیان فرمائے۔جن کے اسماء حسب ذیل ہیں جناب سوامی کیشوانند جی مہاراج، جناب بھیاجی، جناب چرن جیت سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی لکھنؤ، جناب جنان پال بھکشو صاحب۔علاوہ ازیں اس کانفرنس میں جن غیر مسلم معززین نے شرکت فرمائی ان میں سے چند ایک کے اسماء یوں ہیں۔ جناب آر بی سنگھ شوگر کارپوریشن اتر پردیش کے جوائنٹ ڈائریکٹر، جناب ڈاکٹر امبیکا مشرا صاحب، جناب ڈاکٹر کنور صاحب، ڈاکٹر نرملا سکسینہ صاحبہ وغیرہ اس موقعہ پر ۱۱سلائی مشینیں اور ۴۰ غریب بچوں کو کاپیاں تقسیم کی گئیں۔پھر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے مذہبی رواداری کے عنوان پر تقریر کی۔دوران تقاریر نظم مکرم وجاہت احمد صاحب نے اور ترانہ مکرم یاسین خان صاحب اور ان کے ساتھیوں نے پیش کیا۔جلسہ میں شریک معززین کو محترم صدر صاحب نے اعزازاً شال پیش کی۔

آخر پر محترم صدر اجلاس نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بنی نوع انسان کے حقوق اور امن عالم کے بارہ میں مفصل روشنی ڈالی۔دعا کے ساتھ شام ساڑھے پانچ بجے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔لوگوں نے اس پروگرام کو بہت سراہا اور ۱۹اخبارات میں فوٹو کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جن لوگوں کا تعاون رہا۔اللہ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے اور اس کانفرنس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے (آمین)

(سفیر احمد بھٹی۔مبلغ انچارج یوپی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

مورخہ ۱۰/دسمبر ۲۰۰۸ء

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ والدہ مکرم محمد اطہر صاحب مقیم یوکے۔آف ربوہ ۴/دسمبر کو ۶۴ سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ نیک، دعا گو اور خلافت سے پختہ تعلق رکھتی تھیں۔جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کے لئے آئیں۔پھر بیمار ہوگئیں اور ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر غلام غوث شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔آپ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب: مکرمہ مسعودہ صمد صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالصمد خان چوہدری صاحب آف بنگلہ دیش) ۷/دسمبر کو وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ یکم دسمبر ۱۹۲۹ء کو چٹاگانگ میں پیدا ہوئیں۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر چھوٹی عمر میں ہی اپنی فیملی کے ساتھ قادیان منتقل ہوگئیں۔۱۹۴۷ء میں قادیان سے ہجرت کرکے پہلے رتن باغ لاہور، پھر چنیوٹ اور بعد میں ربوہ منتقل ہوگئیں۔ربوہ میں قیام کے دوران تبلیغ اور تربیت کے شعبہ جات میں کام کیا۔پھر جب بنگلہ دیش چلی گئیں تو وہاں لمبے عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

مرحومہ نہایت صابر شاکر، قرآن کریم کی عاشق اور خلافت سے فدائیت کا تعلق رکھتی تھیں۔آپ اپنی اولاد کو بھی نمازوں کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کی آخر دم تک نصیحت کرتی رہیں۔آپ غریب پرور تھیں اور بکثرت صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔آپ پردہ وغیرہ کی خود بھی پابندی کرتیں اور دوسروں کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔سب اولاد شادی شدہ ہے۔آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالاوّل خان چوہدری صاحب بنگلہ دیش میں مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مورخہ ۱۷/دسمبر ۲۰۰۸ء

نماز جنازہ حاضر: مکرم رشید احمد صاحب ساہی (بارکنگ یوکے) مورخہ ۱۴/دسمبر ۲۰۰۸ء کو ۴۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔۱۹۷۷ء سے بارکنگ میں مقیم تھے۔آپ پہلے اس جماعت میں سیکرٹری امور عامہ اور پھر لمبا عرصہ تک صدر جماعت کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔مرحوم نیک، دعا گو اور خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں بیوہ اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہے۔

جنازہ غائب: (۱) مکرم ممتاز رسول صاحب ولد مکرم شیخ سردار محمد صاحب (دارالعلوم وسطی ربوہ) ۳۱/جولائی ۲۰۰۸ء کو ۸۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کا اصل وطن ہوشیارپور تھا۔خلافت ثانیہ کے عہد میں آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں ایک لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔بعدازاں جرمنی منتقل ہوگئے اور اپنی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے نیز جماعتی مالی تحریکات میں بھرپور حصہ لینے والے تھے۔مرحوم پنج وقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، انتہائی حلیم، مہمان نواز اور سلسلہ احمدیہ سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔

(۲) مکرم مرزا منظور احمد بیگ صاحب ابن مکرم مرزا یوسف علی بیگ صاحب آف سمن آباد فیصل آباد ۲۳/ستمبر ۲۰۰۸ء کو ۹۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔موضع رسول ضلع منڈی بہاؤالدین کے رہنے والے تھے۔۱۹۶۲ء میں آپ لائل پور منتقل ہوگئے اور حلقہ سمن آباد میں نگران حلقہ اور پھر ممبر مجلس عاملہ نیز مجلس انصاراللہ میں بھی مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔مسعود آباد کی مسجد بیت الحمد کی تعمیر میں بطور سیکرٹری تعمیر کمیٹی بھی خدمت کی توفیق ملی۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور مالی قربانی میں نمایاں حصہ لینے والے تھے۔

(۳) مکرم محمد احمد عطاء صاحب ابن مکرم غلام احمد عطاء صاحب وکیل الزراعت ۸/دسمبر ۲۰۰۸ء کو اسلام آباد میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کو ۶ سال تک افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت بطور ٹیچر خدمت کی توفیق ملی۔اس کے بعد اسلام آباد پاکستان آگئے اور وہاں اپنا سکول چلاتے رہے۔آپ نہایت نیک، شریف النفس اور منکسر المزاج تھے۔آپ مکرم عبدالسلام صاحب کے داماد اور مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے بہنوئی تھے۔آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

(۴) مکرم بلال احمد راٹھور صاحب ولد مکرم تاج الٰہی راٹھور صاحب آف چونترہ راولپنڈی ۱۳/مئی ۲۰۰۸ء کو ۱۹ سال کی عمر میں ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی اور وقف نو کی تحریک میں شامل تھے۔مجلس خدام الاحمدیہ چونترہ ضلع راولپنڈی میں ناظم اطفال اور بعض دیگر عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔کشمیر میں زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے Humanity First کے تحت بھی تقریباً ایک ماہ تک خدمت بجالاتے رہے۔آپ بلند اخلاق کے مالک اور حلقہ احباب میں ہر دل عزیز تھے۔

(۵) مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب ولد مکرم خواجہ غلام احمد صاحب مرحوم (آف راولپنڈی) ۲۱/جولائی ۲۰۰۸ء کو وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ راجوری (کشمیر) کے علاقہ سے ہجرت کرکے پاکستان آئے۔کچھ عرصہ واہ کینٹ میں مقیم رہنے کے بعد راولپنڈی منتقل ہوگئے۔مرحوم ایک مخلص اور دیندار انسان تھے۔جماعت کے ساتھ اچھی وابستگی تھی اور چندوں اور نمازوں میں بہت باقاعدہ تھے۔

(۶) عزیزم حسیب احمد طاہر ابن مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ ۲۷/نومبر ۲۰۰۸ء کو مختلف عوارض میں مبتلا رہ کر ۱۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مرحوم سابق مبلغ سلسلہ افریقہ و نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ کے پوتے تھے۔

مورخہ ۷/جنوری ۲۰۰۹ء

نماز جنازہ حاضر: مکرم محمد معین الدین صاحب آف سٹیونیج۔یوکے ۴/جنوری ۲۰۰۹ء کو ۳۴ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔مرحوم جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔جماعتی کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔وفات سے پہلے آپ مجلس خدام الاحمدیہ سٹیونیج میں ناظم تعلیم و تربیت کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے تھے۔مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کو سوگوار چھوڑا ہے اولاد نہیں تھی۔

جنازہ غائب: (۱) مکرمہ صوفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید فضل احمد صاحب مرحوم انسپکٹر جنرل پولیس آف پٹنہ (بھارت) یکم جنوری ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ حضرت سید وزارت حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔جماعت سے محبت و احترام کا تعلق رکھتی تھیں۔لمبے عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ بہار کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

(۲) مکرم محمود احمد بھٹی صاحب ابن مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب آف ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر ۲۹/ستمبر ۲۰۰۸ء کو اپنے ایک عزیز کو ہسپتال میں داخل کروا کر واپس گھر آرہے تھے کہ ٹریفک کے حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کی عمر ۳۷ سال تھی۔آپ نے اپنی جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید، امارت ضلع میں سیکرٹری نومبائعین کے طور پر نیز مجلس خدام الاحمدیہ میں نائب قائد ضلع اور علاقے کی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ پُرجوش اور باثمر داعی الی اللہ تھے۔نہایت شریف، ہنس مکھ، ملنسار اور خوش مزاج انسان تھے۔غریبوں کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ہمیشہ اپنے ماحول میں امن اور صلح جوئی کیلئے کوشاں رہتے۔مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

مورخہ ۸/جنوری ۲۰۰۹ء

نماز جنازہ حاضر: مکرم شیخ محمود احمد صاحب آف یوکے مورخہ ۲۸/دسمبر ۲۰۰۸ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔نمازوں کے پابند اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔چھوٹی عمر میں ہی وصیت کے بابرکت نظام میں شمولیت کی توفیق پائی۔مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔سب خدا کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر سردار علی صاحب آف دارالصدر شرقی ربوہ کے بیٹے اور مکرم شیخ سعید احمد صاحب صدر جماعت بیت الفتوح کے بڑے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 18119 : : میں نبی محمد ولد سیّب انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر — العبد نبی محمد — گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18120 : : مَیں زین العابدین ولد شیخ عبد الجلیل قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر — العبد زین العابدین — گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18121 : : مَیں قدرت علی ولد فیروالدین شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد قدرت علی — گواہ ایم ابوبکر

وصیت 18122 : : میں صدام خان ولد رحیم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر — العبد صدام خان — گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18123 : : میں شیخ جان پاشا ولد شیخ کمال قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابوبکر — العبد شیخ جان پاشا — گواہ جاوید احمد لون

وصیت 18124 : : میں رفیع احمد نسیم ولد محمد احمد نسیم درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1/3/08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد رفیع احمد نسیم — گواہ کلیم احمد شاہد

وصیت 18125 : : میں کوثر پروین زوجہ رفیع احمد نسیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر مبلغ 20000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی سیٹ ایک عدد وزن 39.860 گرام 23 کیرٹ، چین ایک عدد 9.820 گرام 22 کیرٹ، بارٹیکہ ایک عدد 24.360 گرام 23 کیرٹ، کڑے دو عدد 21.120 گرام 22 کیرٹ، کڑے دو عدد 19.860 گرام 21 کیرٹ، کانٹے ایک جوڑی 2.580 گرام 23 کیرٹ۔ کل وزن 117.600 گرام۔ قیمت اندازاً 130000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیع احمد نسیم — الامۃ کوثر پروین — گواہ محمد انور احمد

وصیت 18126 : : میں شہناز بیگم زوجہ شیخ عبد الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 23333 روپے۔ بار طلائی ایک عدد وزن 10 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 10000 روپے۔ زیور نقرئی پازیب ایک جوڑی وزن 40 گرام قیمت اندازاً 700 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ عبد الرحمٰن — الامۃ شہناز بیگم — گواہ طارق احمد ظفر ربانی

وصیت 18127 : : میں بشریٰ صدیقہ زوجہ حفیظ احمد گجراتی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/11/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی سیٹ ایک عدد وزن 21.850 گرام 23 کیرٹ، کڑے دو عدد 17.190 گرام 22 کیرٹ، سیٹ ایک عدد 23.500 گرام 22 کیرٹ، چین مع لاکٹ 11 گرام 23 کیرٹ، ٹوپس ایک جوڑی 03.920 گرام 23 کیرٹ، منگل سوتر ایک عدد 10 گرام، منگل سوتر ایک 11 گرام، انگوٹھیاں آٹھ عدد 20 گرام، ناک کا کوکا ایک عدد 00.300 گرام، جوڑے کا پھول ایک عدد 02.000 گرام۔ کل وزن 109.460 گرام جس کی کل قیمت اندازاً 105081 روپے۔ حق مہر 5100 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حفیظ احمد — الامۃ بشریٰ صدیقہ — گواہ شیر محمد

وصیت 18128 : : میں عائشہ ماریہ زوجہ سید عبد الہادی کاشف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے

1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیور: ایک عدد سیٹ 33.620 گرام، کو کے ٹاپس 21.390 گرام، پینڈ سیٹ 13.500 گرام، انگوٹھیاں 9 عدد 23.700 گرام۔کل وزن 92.210 گرام جس کی کل قیمت اندازاً 96820 روپے ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 51000 روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وحید الدین شمس الامۃ عائشہ ماریہ گواہ رفیق احمد قمر

وصیت 18129:: مَیں مبارکہ اختر زوجہ محمد لطیف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14/1/2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔سونے کا ہار اور بالی 22 کیرٹ جس کی قیمت 20000 روپے ہوگی۔حق مہر بذمہ خاوند 70000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد لطیف الامۃ مبارکہ اختر گواہ طیب احمد خادم

وصیت 18130:: میں نشاط احمد ولد عبد الجبار مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ درج ذیل ہے۔ایک عدد مکان واقع ننگل باغبانہ قادیان میں کل رقبہ تقریباً 3 مرلہ پر مشتمل ہے۔جس کی اندازاً قیمت 240000 روپے ہے۔زمین شاملات ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید اعجاز احمد العبد نشاط احمد گواہ سید عزیز احمد

وصیت 18131:: میں سید لیاقت علی ولد ڈاکٹر سید منور علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16/1/2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ درج ذیل ہے۔مکان رہائشی 6 مرلہ ننگل باغبانہ جس کی قیمت اندازاً 300000 روپے ہوگی۔میرا گزارہ آمد از ملازمت و تجارت ماہانہ 3150 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1/1/08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ زین الدین حامد العبد سید لیاقت علی گواہ محمد انور احمد

وصیت 18132:: میں ارشیدہ خاتون بنت شیخ نذر الحق اسلام قوم احمدی پیشہ طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ نذر الحق اسلام الامۃ ارشیدہ خاتون گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 18133:: مَیں شیخ نصرُ الاسلام ولد محترم نذر الحق اسلام قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26/1/2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ فروری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ نذر الحق اسلام العبد شیخ نصرُ الاسلام گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 18134:: میں نصیرہ ملک (سابق نام کاجل مُکھ جی) زوجہ ڈاکٹر مظفر حسین ملک قوم برہمن پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1983ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12/1/2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زیور طلائی: کانٹے ہار انگوٹھی وزن 28.500 گرام، ماتھے کا ٹیکہ 12.100 گرام، کڑے دو عدد 22.200 گرام (22 کیرٹ) کل وزن 52.800 گرام جس کی موجودہ قیمت اندازاً 49632 روپے۔زیور نقرئی: پائل چاندی 58.910 گرام موجودہ قیمت 1060 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 10000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت فروری 2008ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ مدثر امین الامۃ نصیرہ ملک گواہ دلاور خان

وصیت 18135:: میں مدثر امین ولد ڈاکٹر مظفر حسین ملک قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12/1/2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ فروری سے نافذ کی جائے۔

گواہ قاضی شاہد احمد العبد مدثر امین گواہ دلاور خان

وصیت 18136:: میں سید انور ولد عبد الکریم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2007ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر العبد سید انور گواہ منور احمد مبشر

وصیت 18137:: میں اکرام اللہ مسرور ولد محمد انعام ذاکر قوم احمدی پیشہ خدمت سلسلہ عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3513 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق العبد اکرام اللہ مسرور گواہ محمد انعام ذاکر

اسلامی دہشت گردی کے خلاف قرآن

کوچین: احمدیہ خلیفہ مسرور احمد کی زندگی تمام مذاہب میں یکجہتی پیدا کرنے کے لئے وقف ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے اسلامی دہشت گردوں کا نشانہ آپ بنے ہوئے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف احمدیہ مسلمانوں کے کاموں کے حوالہ سے سخت Security کے انتظامات کے ساتھ Marine Drive کے Taj Residencey میں آپ جنم بھومی سے اپنے خیالات کا اظہار کررہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ بمبئی سمیت دنیا بھر میں ہو رہے دہشت گرد حملے اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ اس قسم کے سخت ظالمانہ حملوں کے خلاف احتجاج کرنے والے احمدی مسلمانوں کو دیگر مسلمانوں کے فرقے اور دہشت گرد تنظیمیں قتل کر رہے ہیں۔ پاکستان سمیت نہایت سفاکانہ طور پر احمدی مسلمانوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کی دہشت گردی کی تنظیموں کے خلاف متحدہ طور پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو اونچی تعلیم دلانے کے نتیجہ میں ہی معاشرتی رجحانات اور قومی یکجہتی پیدا ہو سکتی ہے۔ اُنہوں نے بتایا کہ احمدی مسلمان صدفی صد خواندہ ہیں اور احمدی عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس ملک کے ساتھ وفاداری کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے ۱۹۰ ممالک میں رہنے والے ۲۰ کروڑ سے زیادہ احمدی اپنے اپنے مادر وطن سے وفاداری کرنے والے ہیں۔ ہم بھائی چارگی کے کاموں میں زیادہ تر منہمک ہیں۔ اسی کے نتیجہ کے طور پر برٹش پارلیمنٹ نے میرا استقبال کیا ہے۔ مذہبی عقیدہ کے ساتھ حب الوطنی بھی یکساں اہمیت کی حامل ہے۔ ہندوستان میں جو سیکولر ملک ہے سب کے اُخوت اور پیار و محبت کے ساتھ رہنے کی فضا قائم ہے۔ ہندوستان میں احمدیوں پر دیگر مسلمانوں کے فرقے ہی حملہ آور ہو رہے ہیں۔

اُنہوں نے دوران گفتگو کہا کہ گجرات میں ہوئے فسادات میں کوئی احمدی شہید نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات کی مذمت کی کہ لالچ دے کر اور جبراً مذہب کی تبدیلی کی جائے۔

دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں پر بہت ظالمانہ طور پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں احمدیہ عقائد اپنانے سے دفعہ ۲۹۴ قانون کے تحت عمر قید کی سزا مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی Termanology استعمال کرنے سے 7 سال تک کی قید کی سزا ملتی ہے۔ حکومت پاکستان نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔

۱۹۵۴ء کے Anti Ahmadiyya Agitation سے لے کر اب تک پاکستان میں ہزاروں احمدی قتل ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں دو کروڑ احمدی ہیں ان میں زیادہ تر جموں کشمیر اور یوپی میں ہیں۔ کشمیر کے گاؤں جہاں حملے نہیں ہو رہے ہیں وہ احمدیوں کے ہیں۔ بھگوان شری کرشن اور شری رام کو پیغمبر ماننے والے احمدی مسلمانوں کے خلاف جماعت اسلامی اور دیگر دہشت گرد تنظیموں کی سرکردگی میں ان پر حملے ہو رہے ہیں۔

(رپورٹر ایس سندیپ ''جنم بھومی'' کیرلہ آر ایس ایس ۲ر نومبر ۲۰۰۸ء)

احمدیہ خلافت کو ۱۰۰ سال پورے ہونے والے ۲۰۰۸ء میں ان کے امام مرزا غلام احمد کی تعلیمات پر حضرت مرزا مسرور احمد اپنے متبعین کی قیادت کر رہے ہیں۔

انتہا پسندی کا سبب مذہب نہیں - مرزا مسرور احمد

احمدیہ خلیفہ نے ماترو بھومی کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ انتہا پسندی اور دہشت گردیوں کا سبب مذہب نہیں بلکہ مطلب پرستی اور خود غرضی ہی انتہا پسندی کا سبب ہے۔ ناانصافی کے خلاف ہی معاشرے میں ردعمل پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ ردعمل صحیح طریق پر نہ ہو تو مطلب پرستی اس کو اپنی موافقت میں کر لیتی ہے۔ یہ سوچنے کی بات ہے کہ لوگوں میں یہ ردعمل کیوں پیدا ہوتا ہے، مثلاً عراق کے بہت سارے لوگ خیال کرتے ہیں کہ عراق پر حکومت امریکن سرکار کی ہے یہ خیال تشدد اور انتہا پسندی کو جنم دیتا ہے ہر ملک کو دیگر ممالک کے وسائل پر نظر رکھنے کی بجائے اپنے وسائل کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ حکومتوں کو اپنے تنازعات کو باہم مشورے سے حل کرنا چاہئے۔ ایک ملک جب دوسرے ملک پر حملہ کرتا ہے تو حالات میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت حال پیدا ہو تو دوسرے ممالک کو دخل دینا چاہئے۔ یہ قرآن مجید کی تعلیم ہے۔ دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرنے سے بحران اور بے چینی دور ہو جاتی ہے۔ ایک شخص کے حقوق جب پامال کئے جاتے ہیں تو وہ اپنا ردعمل دکھاتا ہے لیکن یہ کوئی ضروری نہیں کہ یہ ردعمل صحیح طریق پر ہو۔ انتہا پسندی کے اسباب ہر ملک میں مختلف ہوتے ہیں انہوں نے عالم گیریت کے بارہ میں تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ زراعت کے شعبے میں حکومتوں کو زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اس وقت شہروں کی طرف حکومتیں زیادہ توجہ دیتی ہیں اس کے نتیجہ میں لوگ گاؤں کو چھوڑ کر شہروں کی طرف رخ کرتے ہیں اس وجہ سے بے روزگاری پیدا ہوتی ہے اس کا ایک حل زراعت کو وسعت دینا ہے۔ انہوں نے بتایا انسان کا پہلا حق خوراک ہوتا ہے ہندوستان کا موسم ہر قسم کی زراعت کے لئے موافق ہے ہندوستان اس کے لئے بہت کچھ کر رہا ہے۔ لیکن یہ بات پاکستان میں نظر نہیں آ رہی۔

ہمارے پاس ہر قسم کے زراعت کے ماہرین موجود ہیں لیکن نچلے طبقے میں کسانوں کی مدد کے لئے کوئی کاروائی نہیں ہوتی انہوں نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف امتیاز برتا جاتا ہے وہاں کے قانون کی رو سے احمدی مسلمان نہیں جنرل ضیاء نے اس سلسلہ میں قانون کو بہت سخت کیا ہے قانون کا تشدد اختیار کرنا اس کو جاری کرنے والے عہدیداروں پر منحصر ہوتا ہے ظفر اللہ خان صاحب نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبد السلام وغیرہ Genius کے ہوتے ہوئے بھی احمدیوں کے خلاف ظلم و ستم میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اس قسم کے ظالمانہ قانون کی وجہ سے بعض لوگ ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں اس طرح ذہین اور قابل شخصیتوں سے ملک محروم ہو جاتا ہے دیگر اسلامی ممالک میں بھی ہمیں تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے لیکن سوائے ملیشیا کے کسی جگہ اس سلسلہ میں کوئی قانون نافذ نہیں ہوا۔ حال ہی میں انڈونیشیا میں بھی شور بلند ہوا ہے۔

تمام حکومتوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اقلیتی طبقوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس معاملہ میں مغربی ممالک میں زیادہ نرمی پائی جاتی ہے ہم وہاں اپنے منشاء کے مطابق بات کر سکتے ہیں۔ حال ہی میں یوپی کے سہارنپور میں احمدیوں پر حملہ ہوا۔ لیکن پولیس کی طرف سے کوئی مدد نہیں ملی۔ جب تشدد اور ظلم و ستم زیادہ ہو جاتا ہے تو انسانی حقوق کے محافظ کمیشن اور دیگر اداروں سے رابطہ کرتے ہیں لیکن ہمارا دارو مدار خدا تعالیٰ پر ہے۔

مرزا مسرور احمد اپنے عقیدتمندوں سے ملنے کے لئے کیرالہ آئے ہوئے ہیں۔ قادیان میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی آپ شرکت فرمائیں گے۔

(روزنامہ ماترو بھومی کیرلہ مورخہ ۲۷ر نومبر ۲۰۰۸ء صفحہ ۳ میں شائع شدہ انٹرویو مع حضور کی رنگین تصویر)

عورتیں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔ مرزا مسرور احمد

احمدیہ مسلم خلیفہ نے فرمایا کہ عورتیں اور بچیاں اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں کوشاں رہیں۔ آپ کالیکٹ احمدیہ مسلم مشن کے قرب میں منعقدہ مستورات کے جلسے کا آپ افتتاح فرما رہے تھے۔ حضرت نبی کریمؐ نے عورتوں سے تین باتوں پر بیعت لی تھی۔ ایک شرک نہیں کریں گی۔ دوئم بچوں کو قتل نہیں کریں گی۔ سوئم رسول کے تمام حکموں کی پابندی کریں گی۔ بچوں کو قتل نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کو گمراہی کی راہ میں نہیں ڈالیں گی اور بداخلاقی کے رجحانات ان میں پیدا نہیں کریں گی۔ ماں کی سب سے بڑی ذمہ داری بچوں میں نیکی پیدا کرنا ہے۔ (منعقدہ جلسہ میں) طاہرہ صدیقہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ صوفیہ خالدہ نے خوش آمدید کہی۔ کالجوں اور یونیورسٹی کے امتحانوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو خلیفہ نے تمغہ جات تقسیم فرمائے ملکی سطح پر کئے گئے مضمون نویسی کے مقابلہ میں کامیاب جماعت احمدیہ کوڈالی کی رؤف روبیہ کو ایوارڈ دیا گیا۔

(روزنامہ ماتر بھومی ۲۷ر نومبر ۲۰۰۸ء صفحہ ۱۲)

حالات زندگی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور سابق ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے خاکسار محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم سابق ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی حالات زندگی شائع کر رہا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کو لمبا عرصہ بھارت میں ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق ملی اور بیرونی ممالک میں بھی آپ کے بہت سے واقف کار اور ملاقات کرنے والے ہیں۔ لہٰذا ایسے تمام احباب جو مرحوم میاں صاحب کے متعلق اپنی کوئی حسین یاد یا واقعہ و تاثرات یا کوئی خاص فوٹو شائع کرانا چاہتے ہیں، سے درخواست ہے کہ خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ (فوٹو بعد میں واپس کر دی جائے گی۔)

۱- **قادیان**: عبد الرشید آرکیٹکٹ محلّہ احمدیہ قادیان پنجاب انڈیا
email: tasneemqadian@yahoo.co
۲- **لندن**: Abdul Rashid Architect
27, Rosedene Avenue, Morden, Surrey SM4 5RA,United Kingdom
email: contact.arashid@googlemail.com
Fax:0044-020-86824114, Ph:0044-020-86483452
Mobile:0044-075-22443905

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 9th April 2009 | Issue No. 15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی خطاؤں اور غلطیوں کو ڈھانکتا ہے تو بندے کا بھی کام ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہوئے اس کی حفاظت کے حصار میں آجائے

اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ راستے سکھائے ہیں کہ ایمان میں کامل بننے کی کوشش کرو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو بندوں کے حقوق ادا کرو اعمال صالحہ بجا لاؤ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳/اپریل ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں متعدد جگہ اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی غلطیوں کو معاف فرماتا اور ان سے صرف نظر فرماتا ہے اور ستاری کا سلوک فرماتا ہے۔ اور ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہماری بے شمار غلطیوں کو ڈھانپتا ہے اور صرف نظر فرماتا ہے۔ فوری طور پر پکڑتا نہیں بلکہ موقعہ عطا فرماتا ہے کہ حقیقی مومن اللہ کے اس سلوک سے فائدہ اٹھا کر جو اس نے غلطیاں اور کوتاہیاں کی ہیں ان کا احساس کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کرے نہ کہ ان کا اعادہ کرتے ہوئے ان پر دلیر ہو جائے پس جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی خطاؤں اور غلطیوں کو ڈھانکتا ہے تو بندے کا بھی کام ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہوئے اس کی حفاظت کے حصار میں آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی ستاری کے نئے سے نئے جلوے دیکھے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری صفات اپنانے کی کوشش کرو اور جب یہ ہوگا تو پھر کس طرح عفو ستاری اور رحم کے نظارے معاشرے میں نظر آئیں گے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک کامل دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتار کر ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ راستے سکھائے ہیں کہ ایمان میں کامل بننے کی کوشش کرو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو بندوں کے حقوق ادا کرو اعمال صالحہ بجا لاؤ اور ان اعمال صالحہ کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر بھی فرما دیا جو بجا لانے چاہئیں اور کون سے اعمال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور کون سے اعمال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔ پس ان تمام اوامر کے کرنے اور نواہی سے بچنے کی ایک انسان کو کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمائے ہیں۔ تا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ستاری اور رحم سے حصہ لینے والے بنتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا: گذشتہ خطبہ میں مَیں نے میاں بیوی کے تعلقات کا ذکر کیا تھا کہ بعض حالات میں کس طرح اختلافات کی صورت میں ایک دوسرے پر گند اچھالنے سے دونوں فریق باز نہیں آتے اور یہ بات خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میاں کو بھی اور بیوی کو بھی کس طرح ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا ہے۔ فرماتا ہے وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو یعنی آپس کے تعلقات کی پردہ پوشی دونوں کی ذمہ داری ہے۔ خدا تعالیٰ نے لباس کے یہ مقاصد بیان فرمائے ہیں کہ لباس ننگ کو ڈھانکتا ہے۔ زینت کا باعث بنتا ہے۔ اور سردی گرمی سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس اس طرح جب مرد و عورت ایک معاہدے کے تحت ایک ہونے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کو برداشت بھی کرنا ہے اور ایک دوسرے کے عیب بھی چھپانے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہ مردوں کو بھڑکنا چاہئے اور نہ ہی عورتوں کو بلکہ ایک احمدی جوڑے کے ایسے تعلقات ہونے چاہئیں جو ان کی خوبصورتی کو دو چند کرنے والے ہوں اور ایسی زینت احمدی جوڑے میں نظر آئے کہ دوسرے کے لئے ایک نمونہ بن جائے۔ فرمایا بجائے جھگڑوں اور اناؤں کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھیں تو کبھی مسائل کھڑے نہیں ہوتے اگر یہ عہد کریں کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے کی تسکین کا باعث بنتے رہیں گے تو کبھی خرابیاں پیدا نہ ہوں۔

فرمایا ہر احمدی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے یہ عہد باندھا ہے کہ اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کروں گا اپنے گھریلو تعلقات میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کروں گا اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

فرمایا برداشت پیدا کرنے کی ضرورت ہے بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تعلقات خراب ہونے لگ جاتے ہیں اور گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔

فرمایا پس مرد و عورت کو میں کہتا ہوں کہ پردہ پوشی بھی اس وقت ہوتی ہے جب غصے پر قابو ہو اور یہ اس وقت ہوگا جب خدا تعالیٰ کا خوف ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے لباس تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی کی تلاوت کر کے اس کا ترجمہ پیش فرمایا کہ: اے بنی آدم یقیناً میں نے تمہارے لئے لباس اتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا اور زینت کا باعث ہے اور رہا تقویٰ کا لباس وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے کچھ ہیں تا کہ تم نصیحت پکڑو۔ فرمایا لباس تو تن ڈھانپنے اور خوبصورتی کا ظاہری سامان ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک مومن اور غیر مومن کی زینت کا لباس تقویٰ ہے۔ آج کل مغرب اور مشرق میں لباس کی زینت اور دنیا دار طبقہ میں اسے لباس سمجھا جاتا ہے جس لباس سے ننگ اور زینت کی نمائش ہو رہی ہو۔ فرمایا ایک مومن جسے اللہ تعالیٰ کا خوف ہو چاہے وہ مرد ہو یا عورت یہی چاہیں گے کہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وہ لباس پہنیں جو خدا کی رضا کا موجب بنے اور وہ لباس اس وقت ہوگا جب تقویٰ کے لباس کی تلاش ہوگی جب خاص احتیاط کے ساتھ اپنے ظاہری لباسوں کا بھی خیال رکھا جا رہا ہوگا اور آپسی تعلقات میں بھی تقویٰ کو مدنظر رکھا جائے گا اور اللہ کے رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے کی ہمیشہ پردہ پوشی کی جائے گی پس تقویٰ کا لباس ظاہری لباس کے معیار بھی قائم کرتا ہے اور ایک دوسرے کی پردہ پوشی کے معیار بھی قائم کرتا ہے اور اس کا حصول اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر نہیں ہو سکتا اور شیطان ہر وقت طاق میں ہے کہ کس طرح موقعہ ملے اور میں بندوں سے اس تقویٰ کے لباس کو اتار دوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک مومن ایسا لباس نہیں پہن سکتا جو خود زینت بننے کی بجائے جسم کی نمائش بن رہا ہو پس ہر احمدی عورت اور مرد سے میں کہتا ہوں کہ بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے اسے پہننے کی کوشش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہمیشہ ڈھانپے رکھے اور شیطان جو انسان کو ننگا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس خاص کوشش سے ہمیں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے آپ کو ہمیشہ تقویٰ کا لباس پہنانے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی حالتوں کو بدلنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور زمانے کے بہاؤ میں بہنے والے نہ بنیں بلکہ ہر روز ہمارا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جائے اور ہمیشہ لباس تقویٰ سے زینت لینے والے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ اگر انسان برائیوں اور بدیوں پر دلیری اختیار نہ کرے اور ان سے بچنے کی کوشش کرتا رہے اور لباس تقویٰ کی تلاش میں رہے تو اللہ تعالیٰ اپنی ستاری کی چادر میں ایسا لپیٹتا ہے کہ گناہوں کا نام و نشان مٹ جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے تو اپنے بے شمار انعامات سے نوازتا ہے۔ حقیقی مومن وہ ہے جو ہر قسم کے گناہ سے بچتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ستاری ہر قسم کے گناہ کے لئے ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ تو ستاری اور بخشش کرنا چاہتا ہے اور بندے کی طرف دوڑ کر آتا ہے اور بندہ اس سے پھر بھی فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی کتنی بدقسمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ باوجود سزا دینے کی طاقت کے پھر بھی پردہ پوشی فرماتا جاتا ہے حقیقی مومن بننے کے لئے غصہ پر بھی قابو رکھنا ضروری ہے۔ فرمایا ہم جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق پر ایمان لائے ہیں، ہمیں اپنے اعمال اور گناہوں پر نظر رکھنی ہوگی تا کہ جہاں اللہ کی ستاری سے حصہ لینے والے بنیں وہاں دنیا کے لئے بھی ایک نمونہ بنیں اور ہمیشہ اللہ کی ستاری اور اس کے پیار سے حصہ پانے والے بنیں۔

☆☆☆☆☆☆